

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة مجادلہ

حزب اللہ اور حزب الشیطان کے کردار کی وضاحت

اس سورہ مبارکہ میں حزب اللہ اور حزب الشیطان کے کردار کو بڑی وضاحت کے ساتھ نمایاں کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیت ۱ حزب اللہ کا کردار
- آیات ۲ تا ۴ ظہار کرنے کا کفارہ
- آیات ۵ تا ۶ ظاہری حزب الشیطان کا انجام
- آیات ۷ تا ۱۹ مخفی حزب الشیطان کا کردار اور انجام
- آیات ۲۰ تا ۲۱ ظاہری حزب الشیطان کا انجام
- آیت ۲۲ حزب اللہ کا کردار

آیت ۱

حزب اللہ کا کردار

اے نبی! یقیناً سن لی اللہ نے بات اُس عورت کی جو تکرار کر رہی ہے آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں	قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا
اور فریاد کر رہی ہے اللہ سے	وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا	اور اللہ سن رہا ہے آپ دونوں کی باہم گفتگو
إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝	بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

اس آیت میں حزب اللہ کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ اس میں شامل ہر فرد اختلاف رائے کا اظہار درست فورم پر کرتا ہے یعنی وہ فورم جسے اختلافات حل کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ کسی دوسری سطح پر اختلاف کا بیان اجتماعیت میں انتشار پیدا کرتا ہے۔ ایک خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہ کے شوہر سیدنا اوس بن صامتؓ نے اُن سے ظہار کر لیا۔ ظہار کا مفہوم یہ ہے کہ قسم کھا کر کہا تم میرے لیے ماں کی طرح محترم ہو۔ دور جاہلیت میں ظہار کرنے سے ایک شخص کی بیوی اُس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی تھی۔ حضرت خولہ نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ میرے شوہر بوڑھے اور بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ پورا خاندان مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا۔ آپ اس مسئلہ میں کوئی رعایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی شریعت میں اس مسئلے کے بارے میں ہدایت نہیں آئی۔ فی الحال اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر لو۔ اُس خاتون نے آپ ﷺ کے ادب و احترام کا پورا لحاظ کرتے ہوئے آپ ﷺ سے بحث کی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ گفتگو کے دوران اُن کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ میں نہ سن سکی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی فریاد سن لی۔ بے شک اللہ سب سننے والا اور سب دیکھنے والا ہے۔ اُس نے اُسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور ظہار کے حوالے سے شریعت کی ہدایات عطا فرمائیں۔

### آیات ۲ تا ۴

#### ظہار کی حقیقت اور کفارہ

اَلَّذِينَ يُظْهِرُونَ مِنْكُم مِّنْ نِّسَائِهِمْ	وہ لوگ جو ظہار کرتے ہیں تم میں سے اپنی بیویوں سے
مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ	وہ اُن کی مائیں نہیں ہیں
اِنَّ اُمَّهَاتِهِمْ اِلَّا الْحَيُّ وَلَدَتْهُمْ	ان کی مائیں نہیں ہیں مگر وہی جنہوں نے جنم دیا ہے انہیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	اور بے شک وہ یقیناً کہتے ہیں بری بات اور جھوٹ
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	اور بے شک اللہ یقیناً بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	وہ لوگ جو ظہار کرتے ہیں اپنی بیویوں سے
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	پھر رجوع کر لیتے ہیں اُس سے جو انہوں نے کہا ہے
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	تو آزاد کرنا ہے ایک غلام اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	یہ ہے وہ (کفارہ) تمہیں نصیحت کی جاتی ہے جس کی
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	اور اللہ اُس سے جو تم کر رہے ہو خوب باخبر ہے۔
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	پھر جو نہ پائے (آزاد کرنے کے لیے غلام) تو روزہ رکھنا ہے دو مہینے لگاتار
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	پھر جو اس کی طاقت نہ رکھے
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	تو پھر کھانا کھلانا ہے ساٹھ مسکینوں کو
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	یہ اس لیے تاکہ تم ایمان رکھو اللہ اور اُس کے رسول پر
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	یہ اللہ کی حدیں ہیں
وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا	اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ظہار کرنے سے کوئی عورت کسی کی ماں نہیں بن جاتی۔ ایسی بات جھوٹ ہے اور ظہار کرنے والے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ البتہ سچے دل سے توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔ ظہار کرنے کے بعد بیوی سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔ البتہ رجوع کرنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ ظہار کا کفارہ یہ ہے کہ :

- i- ایک غلام یا کنیز کو خرید کر آزاد کیا جائے۔
- ii- جو غلام یا کنیز کو آزاد کرنے کی مالی استطاعت نہیں رکھتا وہ دو مہینے مسلسل روزے رکھے۔
- iii- جو دو مہینے مسلسل روزے رکھنے کی قوت نہیں رکھتا وہ ساٹھ مساکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

### آیات ۶ تا ۵

#### ظاہری حزب الشیطان کا انجام

بے شک وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی	إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وہ ذلیل کیے جائیں گے	كَبُتُوا
جیسے ذلیل کیے گئے تھے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے	كَمَا كُتِبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور یقیناً ہم نے نازل کر دی ہیں واضح آیات	وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔	وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ④
جس دن اُٹھائے گا انہیں اللہ سب کے سب کو	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا
پھر بتائے گا انہیں جو انہوں نے کیا	فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا
محفوظ رکھا تھا اُسے اللہ نے اور وہ بھول گئے تھے اُسے	أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ①

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی کھلم کھلا مخالفت کرنے والے یا شرعی قوانین و حدود کو جان بوجھ کر پس پشت ڈالنے والے کھلم کھلا شیطان کی جماعت ہیں اور وہ دنیا میں رسوائی اور ناکامی سے دوچار ہوں گے۔ اس کے علاوہ روزِ قیامت اُن کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے۔ وہ جرائم کر کے بھول جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک ایک جرم محفوظ کر رکھا ہے۔ اُس نے لکھ رکھا ہے کہ کس شخص نے، کب، کہاں، کیا حرکت کی؟ اس حرکت کے بعد اُس کا اپنا رد عمل کیا تھا؟ اس حرکت کے کیا نتائج، کہاں کہاں کس کس شکل میں برآمد ہوئے۔ جلد ہی مجرموں کو اُن کے تمام جرائم کی بدترین سزائیں سزا مل کر رہے گی۔

آیات ۷ تا ۸

مخفی حزب الشیطان کی گھٹیا حرکتیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّهْوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے
مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلَاثَةٍ اِلَّا هُوَ رَاٰهُمْ	نہیں ہوتی تین کی سرگوشی مگر وہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے
وَلَا خُمُسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ	اور نہ ہی پانچ کی مگر وہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے
وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرُ	اور نہ اس سے کم ہوتے ہیں اور نہ زیادہ
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ	مگر وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے
اَيِّنَ مَا كَانُوْا	جہاں کہیں وہ ہوتے ہیں
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	پھر وہ بتائے گا انہیں جو انہوں نے کیا قیامت کے دن

بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝
کیا تم نے نہیں دیکھا اُن لوگوں کو جنہیں روکا گیا تھا سرگوشی سے	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَى
پھر وہ وہی کر رہے ہیں انہیں روکا گیا تھا جس سے	ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ
اور وہ باہم سرگوشی کرتے ہیں گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے لیے	وَيَتَنَجَّوْنَ بِاللَّيْلِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ
اور اے نبی! جب وہ آتے ہیں آپ کے پاس	وَإِذَا جَاءُوكَ
سلام کہتے ہی آپ کو اُن الفاظ سے نہیں سلام کہا آپ کو جن سے اللہ نے	حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ
اور کہتے ہیں اپنے جیوں میں	وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ
کیوں نہیں سزا دیتا ہمیں اللہ اُس پر جو ہم کہتے ہیں	لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ
کافی ہے اُن کے لیے جہنم	حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ
وہ داخل ہوں گے اُس میں	يَصْلَوْنَهَا
پس وہ بہت بری ہے لوٹنے کی جگہ۔	فَبُئْسَ الْبَصِيرُ ۝

مخفی حزب الشیطان یعنی منافقین اپنے اختلافات کو باختیار فورم پر بیان کرنے کے بجائے دیگر لوگوں میں بیان کرتے ہیں۔ نجویٰ یعنی خفیہ سرگوشیوں کے ذریعہ اُن کا مقصد جماعت میں بے چینی اور انتشار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ ان سرگوشیوں کے ذریعہ وہ دوسروں کو گناہ، زیادتی اور قیادت کے احکامات کی خلاف ورزی کا مشورہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس حرکت سے منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتے۔ کیا وہ جانتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی ہر سرگوشی سے واقف ہے۔ اُن کی خباثت کا یہ عالم ہے کہ نبی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اکرم ﷺ کو السلام علیک (آپ پر سلامتی ہو) کہنے کے بجائے السام علیک (آپ پر تباہی آئے، معاذ اللہ) کہنے کی گستاخی کرتے ہیں۔ جی ہی جی میں خوش ہوتے ہیں کہ ہمیں گستاخی کی سزا نہیں ملی جو اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ سچے نبی نہیں ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی مہلت کا وہ غلط نتیجہ نکال رہے ہیں۔ ایسے بد بختوں کے لیے جہنم میں بدترین عذاب ہے۔

### آیات ۹ تا ۱۰

#### اچھے اور برے نجویٰ کا فرق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
إِذَا تَنَاجَيْتُمْ	جب تم باہم سرگوشی کرو
فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ	تو سرگوشی نہ کرو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کے لیے
وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى	اور سرگوشی کرو نیکی اور تقویٰ کے لیے
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ⑨	اور بچو اُس اللہ کی نافرمانی سے جس کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔
إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ	بے شک سرگوشی تو شیطان ہی کی طرف سے ہے
لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا	تاکہ وہ غمگین کرے انہیں جو ایمان لائے
وَلَيْسَ بِضَارٍّ لَهُمْ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ	اور وہ نہیں ہے نقصان پہنچانے والا انہیں کچھ بھی مگر اللہ کے حکم سے
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ⑩	اور اللہ ہی پر پھر بھروسہ کرنا چاہیے مومنوں کو۔

اگر تنہائی میں جا کر کسی کو نیکی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے کی تلقین کی جائے تو ایسا نجویٰ پسندیدہ ہے۔ اس کے برعکس اگر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تنہائی میں کسی کو گناہ، زیادتی اور قیادت کی نافرمانی پر اکسایا جائے تو ایسا نجوی برا اور شیطان کا سکھایا ہوا ہے۔ شیطان اس کے ذریعہ حزب اللہ کو کمزور کرنا چاہتا ہے اور جماعت کے مخلص ساتھیوں کو دکھ دینا چاہتا ہے۔ البتہ اصل نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور اُس کے اذن کے بغیر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ لہذا جماعت کے مخلص ساتھیوں کو جتھابنا کر سازشیں کرنے والوں کی حرکتوں کا دلوں پر اثر نہیں لینا چاہیے اور نہ ہی ردِ عمل میں کوئی زیادتی کرنی چاہیے۔ انہیں ہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور اُسی کی ذات پر مکمل بھروسہ اور توکل کرنا چاہیے۔

### آیت ۱۱

### حزب الشیطان کا اجتماعات میں طرزِ عمل

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا	جب کہا جائے تم سے کھل جاؤ مجلسوں میں تو کھل جایا کرو
يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ	کشادگی دے گا تمہیں اللہ
وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا	اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو
يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ	بلند کر دے گا اللہ ان کو جو ایمان لائے تم میں سے
وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ	اور ان کو جنہیں علم دیا گیا ہے درجوں میں
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ①	اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو خوب باخبر ہے۔

حزب الشیطان میں شامل افراد جتھابنا کر دینی اجتماع کے دوران ساتھ ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اشاروں سے اور ایک دوسرے کو کمینیاں مار کر اجتماع کی کارروائی پر طنز کرتے ہیں۔ بے الفاظ میں نازیبا کلمات ادا کر کے کارروائی کے اثرات کو زائل کرنا چاہتے ہیں۔ اجتماع ختم ہونے کے بعد بیٹھے رہتے ہیں تاکہ اگر کسی ساتھی پر اجتماع کی کارروائی کا اثر ہوا ہے تو اُسے زائل کر کے جائیں۔ ان آیات میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اللہ تعالیٰ نے جماعت کے مخلص ساتھیوں کو ہدایت دی کہ جب حکم دیا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو ایسا کر لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کشادگی پیدا کرے گا۔ جب مجلس برخواست ہو تو فوراً اٹھ جایا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے درجات بلند فرمادے گا۔ عمومی طور پر اس آیت سے مجلس کے آداب کے حوالے سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔ میر مجلس اگر ہدایت دے کہ بعد میں آنے والے ساتھیوں کے لیے گنجائش پیدا کرو تو ایسا کرنا چاہیے۔ اسی طرح مجلس برخواست ہونے کے اعلان کے ساتھ ہی اٹھ جایا جائے اور غیر ضروری طور پر رک کر میر مجلس کے وقت کو ضائع نہ کیا جائے۔

### آیات ۱۲ تا ۱۳

#### منافقین کی ایک شرارت کا سد باب

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ	جب تم سرگوشی کرو رسول سے
فَقَدْ مُوَابِّينَ يَدَايَ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ	تو پیش کرو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ
ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ	یہ تمہارے لیے زیادہ اچھا اور زیادہ پاکیزہ ہے
فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۲﴾	پھر اگر تم نہ پاؤ (صدقے کے لیے کچھ) تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
ءَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَايَ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ	کیا تم ڈر گئے کہ پیش کرو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقے
فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا	سو جب تم نے ایسا نہیں کیا
وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ	اور نظر کرم کی اللہ نے تم پر
فَاكْبِتُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ	تو قائم کرو نماز اور دوزکوۃ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ	اور اطاعت کرو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾	اور اللہ خوب باخبر ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔

منافقین علیحدگی میں یا مجلس میں آپ ﷺ کے قریب آکر سرگوشی کرتے۔ اُن کا مقصد اپنی ذات کو نمایاں کرنا، اپنی بڑائی ظاہر کرنا اور لوگوں پر یہ تاثر دینا ہوتا تھا کہ اُن کے آپ ﷺ سے قریبی روابط ہیں۔ اُن کی اس حرکت سے آپ ﷺ کا وقت ضائع ہوتا تھا اور آپ ﷺ کو ذہنی کوفت ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی شرارت کے سدباب کے لیے حکم دیا کہ جو شخص بھی آپ ﷺ سے تنہائی میں مشورہ یا خفیہ سرگوشی کرنا چاہے وہ پہلے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دے۔ یہ صدقہ دینا منافقین کے لیے بھاری ثابت ہوا اور وہ اپنی مذموم حرکت سے باز آگئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے صدقہ دینے کا یہ حکم منسوخ فرمادیا۔

### آیات ۱۴ تا ۱۷

### حق کے دشمنوں سے دوستی... منافقانہ طرزِ عمل

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ	کیا تم نے نہیں دیکھا اُن کو جو دوستی کرتے ہیں ایسے لوگوں سے غضب نازل کیا اللہ نے جن پر
مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ	نہیں ہیں وہ تم میں سے اور نہ ہی اُن میں سے
وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾	وہ قسمیں کھاتے ہیں جھوٹ پر جبکہ وہ جانتے ہیں۔
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا	تیار کیا ہے اللہ نے اُن کے لیے بہت سخت عذاب
إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾	بے شک وہ لوگ، برا ہے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔
إِتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً	اُنہوں نے بنالیا ہے اپنی قسموں کو ڈھال
فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	پس اُنہوں نے روکا اللہ کی راہ سے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۶﴾	سو اُن کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔
لَنْ تَغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا	ہر گز کام نہ آئیں گے اُن کے اُن کے مال اور اُن کی اولاد اللہ کے سامنے کچھ بھی
اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ	یہ لوگ آگ والے ہیں
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۱۷﴾	وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

منافقین شامل تو مسلمانوں کی صفوں میں ہوتے ہیں لیکن حق کے مخالفین سے بھی دوستی رکھتے ہیں تاکہ اگر مسلمانوں پر کوئی آزمائش آئے تو یہ اُن سے رعایت یا مسلمانوں سے بے وفائی کا انعام حاصل کر سکیں۔ البتہ یہ منافقین، نہ اہل حق سے مخلص ہوتے ہیں اور نہ ہی دشمنانِ حق سے۔ اُن کی اولین ترجیح اپنے مال، جان اور اولاد کی حفاظت ہوتی ہے۔ جب اُن سے باز پرس کی جاتی ہے کہ مخالفین حق سے کیوں دوستی رکھتے ہو تو قسم کھا کر کوئی عذر پیش کر دیتے ہیں۔ گویا قسم کو ڈھال بنا کر غلط کام کی سزا سے خود کو بچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان بد بختوں کے لیے سخت عذاب کی سزا طے کر دی ہے۔ روزِ قیامت اُن کے مال اور اُن کی اولاد انہیں عذاب سے بچانہ سکیں گے۔ وہ جہنم کی آگ میں ذلت والے دائمی عذاب سے یقیناً دوچار ہوں گے۔

### آیات ۱۸ تا ۱۹

شیطان نے منافقین کو گھیر لیا ہے

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا	جس دن اُٹھائے گا انہیں اللہ سب کے سب کو
فِي حِلْفُونٍ لَّهُ كَمَا يَخْلِفُونَ لَكُمْ	تو وہ قسمیں کھائیں گے اُس کے سامنے جیسے وہ قسمیں کھاتے ہیں تمہارے سامنے
وَيَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ	اور وہ گمان کریں گے کہ وہ ہیں کسی بنیاد پر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكَذِبُوْنَ ۝۱۸	سن لو! بے شک وہی جھوٹے ہیں۔
اِسْتَعُوْذْ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ	غالب آگیا ہے اُن پر شیطان
فَاَنْسَهُمْ ذِكْرُ اللّٰهِ	سو اُس نے بھلا دی ہے انہیں اللہ کی یاد
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ	یہ ہے شیطان کی جماعت
اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۱۹	سن لو! بے شک شیطان کی جماعت ہی وہ لوگ ہیں جو خسارے میں جانے والے ہیں۔

منافقین اس معنی میں حزب الشیطان ہیں کہ شیطان نے پوری طرح سے انہیں گھیر لیا ہے۔ اُس نے انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کی اطاعت سے غافل کر دیا ہے۔ وہ اپنی بے عملی کے لیے من گھڑت جواز پیش کرنے کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ روز قیامت بھی جھوٹے بہانے پیش کرنے کی روش جاری رکھیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کریں گے اور آخر کار ہمیشہ ہمیش کے خسارے سے دوچار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ شیطان کے حملوں اور حزب الشیطان کے شر سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۰ تا ۲۱

اللہ اور اُس کے رسول ہی غالب ہوں گے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحٰذِرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ	بے شک وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کی
اُولٰٓئِكَ فِی الْاٰذِلٰیْنَ ۝۲۰	وہی سب سے زیادہ ذلیل ہونے والوں میں سے ہیں۔
کَتَبَ اللّٰهُ لَآ غَلِبَیْنِ اَنَا وَرُسُلِیْ	لکھ دیا ہے اللہ نے کہ ضرور غالب ہو کر رہوں گا میں اور

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

میرے رسول	
بے شک اللہ بڑی قوت والا، زبردست ہے۔	إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۱﴾

ان آیات میں ایک بار پھر ظاہری حزب الشیطان کا کردار رکھنے والوں کو وعید سنائی گئی ہے کہ وہ ذلیل ہو کر رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے طے فرمادیا ہے کہ آخر کار غلبہ اُس کا اور اُس کے رسولوں کا ہوگا۔ تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر رسول کو اُن کے اہل ایمان ساتھیوں کے ساتھ محفوظ رکھا اور اُن کے دشمنوں کو مختلف عذابوں کے ذریعہ ہلاکت و بربادی سے دوچار کیا۔

## آیت ۲۲

## حزب اللہ کا کردار

اے نبی! آپ نہیں پائیں گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر	لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
کہ وہ دوستی کریں اُن لوگوں سے جنہوں نے مخالفت کی اللہ اور اُس کے رسول کی	يُؤَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
خواہ وہ ہوں اُن کے باپ	وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ
یا اُن کے بیٹے	أَوْ أَبْنَاءَهُمْ
یا اُن کے بھائی	أَوْ إِخْوَانَهُمْ
یا اُن کے رشتہ دار	أَوْ عَشِيرَتَهُمْ
یہ لوگ ہیں کہ اللہ نے نقش کر دیا ہے اُن کے دلوں میں ایمان	أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ	اور تقویت بخشی ہے انہیں ایک روح کے ساتھ اپنی طرف سے
وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	اور وہ داخل کرے گا انہیں ایسے باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں
خَالِدِينَ فِيهَا	ہمیشہ رہنے والے ہیں ان میں
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ	راضی ہو گیا اللہ ان سے
وَرَضُوا عَنْهُ	اور وہ راضی ہو گئے اُس سے
أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ	یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں
أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۱﴾	سن لو! اللہ کی جماعت ہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

سورہ مجادلہ کی اس آخری آیت میں حزب اللہ میں شامل سعادت مندوں کا طرزِ عمل یہ بتایا گیا کہ وہ ایسے لوگوں کے بارے میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں، خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا کوئی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ حق کے دشمنوں کے بارے میں یہ سختی اس حقیقت کا مظہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی حقانیت ان کے دلوں میں ثبت کر دی ہے اور قرآن کے فیض سے اس ایمان کو اور تقویت دی ہے۔ ان کے لیے سدا قائم و دائم رہنے والے جنت کے باغات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت پر راضی ہیں۔ بلاشبہ اصل کامیابی حزب اللہ ہی کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حزب اللہ کے اوصاف اور انعامات سے سرفراز فرمائے۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ حشر

باطل کی ذلت اور حق کی عظمت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں یہود اور منافقین کی ذلت و رسوائی اور ذاتِ حق یعنی اللہ تعالیٰ اور اہل حق یعنی مومنین کی عظمت جلالی اسلوب میں بیان کی گئی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۵ تا ۵
- آیات ۶ تا ۷
- آیات ۸ تا ۱۰
- آیات ۱۱ تا ۱۷
- آیات ۱۸ تا ۲۰
- آیت ۲۱
- آیات ۲۲ تا ۲۴

غزوہ بنو نضیر کا بیان

مالِ فنی کا حکم

مومنین کی عظمت

منافقین و یہود کی ذلت

عظمت انسان

عظمت قرآن

عظمت رحمان

آیات ۱ تا ۲

غزوہ بنو نضیر میں یہود کی عبرتناک شکست

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	تسبیح کی اللہ کی ہر اُس شے نے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①	اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔
هُوَ الَّذِي اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وہی ہے جس نے نکالا اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اہل کتاب میں سے	
اُن کے گھروں سے پہلے ہی ہلے میں	مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ
اے مسلمانو! تم نے گمان نہیں کیا تھا کہ وہ نکلیں گے	مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوا
اور اُنہوں نے گمان کیا تھا کہ وہ ہیں جن کو بچانے والے ہیں	وَاظُنُّوْا اَنَّهُمْ مَّا نَعْتَهُمْ
اُن کے قلعے اللہ سے	حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
تو آیا اُن پر اللہ وہاں سے جہاں سے اُنہوں نے گمان تک نہ کیا تھا	فَاَلْتَهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا
اور اُس نے ڈال دیا اُن کے دلوں میں رعب	وَقَذَفَ فِي قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ
وہ اجاڑ رہے تھے اپنے گھر اپنے ہاتھوں سے اور مومنوں کے ہاتھوں سے	يُخْرِبُوْنَ بِيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ
تو عبرت حاصل کرو اے آنکھیں رکھنے والو۔	فَاعْتَبِرُوْا يَاۤوْلٰى الْاَبْصَارِ ۝۲

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے بیان کے بعد اُس کے اُس جلال و رعب کا ذکر ہے جس نے بنو نضیر کے یہود کو خوفزدہ کر دیا۔ اُنہوں نے بغیر کسی جنگ کے ہتھیار ڈال دیے۔ اُن کا قصور یہ تھا کہ اُنہوں نے غزوہ احد کے موقع پر یشاقِ مدینہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مشرکین مکہ کو تعاون کا پیغام بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے عہد کی خلاف ورزی اور اُن کے بعض دیگر جرائم پر اُنہیں سزا دینے کے لیے اُن کے قلعوں کا گھراؤ کر لیا۔ بظاہر محسوس ہوتا تھا کہ وہ اپنے مضبوط قلعوں میں محصور ہو کر دیر تک مقابلہ کریں گے لیکن اُنہوں نے فوراً ہی ہتھیار ڈال دیے اور اللہ کے رسول ﷺ کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا۔ آپ ﷺ



نے اُنہیں مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اجاڑ کر قیمتی اشیاء نکال رہے تھے۔ صحابہ کرام اجاڑنے کے اس عمل میں اُن کا ساتھ دے رہے تھے تاکہ وہ جلد مدینہ سے نکل جائیں۔ بلاشبہ یہ صورت حال انتہائی عبرتناک تھی۔

### آیات ۳ تا ۴

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی کا انجام

وَلَوْلَا اَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ	اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لکھ دیا ہوتا اللہ نے اُن پر جلا وطن ہونا
لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا	تو یقیناً وہ سزا دیتا انہیں دنیا میں
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ①	اور اُن کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔
ذَلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ	یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے مخالفت کی اللہ اور اُس کے رسول کی
وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ	اور جو مخالفت کرے گا اللہ کی
فَاِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ②	تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔

بنو نضیر کے یہودیوں کو دنیا میں ذلت کے ساتھ جلا وطن ہونا پڑا۔ اگر اُن کے لیے جلا وطنی مقدّر نہ ہوتی تو اُن کو دنیا میں وہ سزا ملتی جو بعد میں یہودی قبیلے بنو قریظہ کو وعدہ خلافت پر ملی۔ اُن کے مرد قتل کر دیے گئے اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا گیا۔ بنو نضیر دنیا میں سزا سے بچ گئے لیکن آخرت میں وہ جہنم کے شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ یہ سزا ہے اُن کے اس جرم کی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے دشمنی اور محاذ آرائی کی۔ جو بھی اس مجرمانہ روش پر چلے گا وہ کان کھول کر سن لے کہ اللہ تعالیٰ اُسے شدید عذاب دینے والا ہے اور اُس کا وہی حشر ہو گا جو بنو نضیر کے یہودیوں کا ہوا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۵

## قرآن کے علاوہ وحی کا نزول

مَا قَطَعْتُمْ مِّن لِّينَةٍ	جو بھی تم نے کاٹا کھجور کا درخت
أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا	یا چھوڑ دیا اُسے کھڑا اُس کی جڑوں پر
فَبِإِذْنِ اللَّهِ	تو وہ اللہ کے حکم سے تھا
وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝	تاکہ وہ رسوا کرے فاسقوں کو۔

نبی اکرم ﷺ پر قرآن کے علاوہ بھی وحی نازل ہوتی تھی جسے وحی خفی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غزوہ بنو نضیر کے دوران وحی خفی کے ذریعہ آپ ﷺ کو حکم دیا کہ بنو نضیر کے باغات کے چند درخت کاٹ دیے جائیں تاکہ اُن پر رعب طاری ہو اور ایسا کرنا اُن کی رسوائی کا سبب بنے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ درختوں کو کاٹنے کا حکم ہم نے دیا تھا۔ قرآن میں یہ حکم موجود نہیں لیکن اس حکم کی توثیق قرآن میں نازل کر دی گئی۔ اس سے اُس گمراہی کا ازالہ ہو گیا کہ ہدایت کے لیے صرف قرآن ہی کافی ہے۔ نہیں! قرآن کے ساتھ ساتھ وحی خفی کے ذریعے ملنے والے احکامات بھی ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ وحی خفی کے ذریعے ملنے والے احکامات ارشادات نبوی ﷺ کے ذریعہ ہم تک پہنچتے ہیں۔ گویا ہدایت کی تکمیل قرآن کے ساتھ احادیث مبارکہ کے ذریعے ملنے والی رہنمائی سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

## آیات ۶ تا ۷

## مالِ فتنے کا حکم

وَمَا آفَاءُ اللَّهِ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ	اور جو بھی دلویا اللہ نے اپنے رسول کو اُن (بنو نضیر) سے
فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ	تو تم نے نہیں دوڑائے اُس پر گھوڑے اور نہ ہی اونٹ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسِّرُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ	لیکن اللہ غالب کر دیتا ہے اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①	اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ	اور جو بھی دلویا اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے
فَلَِلَّهُ	تو وہ اللہ کے لیے ہے
وَلِلرَّسُولِ	اور رسول کے لیے ہے
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ	اور رسول کے قرابت داروں کے لیے ہے
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ	اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے
كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ	تاکہ مال نہ ہو گردش کرنے والا تمہارے مال داروں ہی کے درمیان
وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ	اور جو کچھ دیں تمہیں رسول
فَخُذُوهُ	تو لے لو اُسے
وَمَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَأَنْتَهُوْا	اور وہ کہ منع کریں تمہیں جس سے تَوَرَّكْ جاؤ (اُس سے)
وَاتَّقُوا اللَّهَ	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے
إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ②	بے شک اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

یہ آیات مالِ فے کا حکم بیان کر رہی ہیں۔ اگر کسی معرکہ میں مسلمانوں کو بغیر جنگ کے دشمن پر فتح حاصل ہو جائے تو دشمن سے حاصل ہونے والے مال پر غنیمت کا نہیں بلکہ فے کا اطلاق ہوگا۔ مالِ فے مجاہدین میں تقسیم نہیں ہوگا بلکہ کل کا کل بیت المال میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جمع ہوگا۔ حکومت اسے ریاست کے اجتماعی مفاد اور مستحقین کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کرے گی۔ دورِ نبوی ﷺ میں اس مال کا ایک مصرف نبی اکرم ﷺ اور اُن کے قرابت داروں کی ضروریات پوری کرنا بھی تھا۔ مالِ فے کا حکم دینے کے بعد دو اہم ہدایات ان آیات میں وارد ہوئیں :

i۔ مالِ فے کل کا کل مستحقین کے لیے اس لیے مختص کیا گیا ہے تاکہ دولت کی گردش صرف امراء کے درمیان نہ ہو بلکہ اسے محرومین تک بھی پہنچایا جائے۔ اسلام کے نظامِ معیشت کا یہ ایک اہم وصف ہے۔ اس سے مال کی بنیاد پر طبقاتی تقسیم کا سدِّ باب ہوتا ہے۔

ii۔ رسول ﷺ جو دیں اُسے لے لیا جائے اور جس شے کو روک لیں یا جس سے منع فرمائیں اُس سے بخوشی رک جایا جائے۔ اس اصول کا اطلاق صرف مالِ فے پر نہیں بلکہ زندگی کے جملہ معاملات پر ہے۔ آپ ﷺ کا حکم بھی مسلمانوں کے لیے اسی طرح حجت ہے جس طرح قرآن میں نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے احکامات۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بھی امت کے لیے حلال و حرام ٹھہرانے کا اختیار عطا فرمایا ہے۔

## آیت ۸

### مہاجرین کی تحسین

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ	(مالِ فے) اُن محتاج مہاجرین کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے اپنے گھروں اور مال سے
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا	وہ طلب کرتے ہیں فضل اللہ کا اور (اُس کی) رضا
وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ	اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کی
أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿۸﴾	اور یہی لوگ سچے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مالِ فے کے ذریعے اُن مہاجرین کی امداد کریں گے جنہوں نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مکہ میں اپنے مال، جائیدادیں اور گھر چھوڑ کر مدینہ ہجرت کی۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کا حق ادا کر دیا اور اپنے ایثار و قربانی سے ثابت کر دیا کہ وہ دین حق کے سچے اور مخلص حامی و مددگار ہیں۔ اُن پر محتاجی دین کی نصرت کی وجہ سے آئی ہے لہذا اب مالِ فے کے ذریعے اُن کی نصرت کی جائے گی۔

### آیت ۹

#### النصارِ مدینہ کی تحسین

اور (مالِ فے اُن کے لیے ہے) جو لوگ آباد کر رہے تھے گھر (مدینہ میں) اور ایمان (دلوں میں) اُن (مہاجرین) سے پہلے	وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وہ محبت کرتے ہیں اُس سے جس نے ہجرت کی اُن کی طرف	يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ
اور وہ نہیں پاتے اپنے سینوں میں کوئی طلب اُس چیز کی جو دیا جائے مہاجرین کو	وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا
اور وہ ترجیح دیتے ہیں (انہیں) اپنے آپ پر	وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ
اگرچہ انہیں خود شدید حاجت ہی ہو	وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
اور جو کوئی بچا لیا گیا اپنے جی کی لالچ سے	وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ
تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔	فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْبَاقِلُونَ ①

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

انصارِ مدینہ نے مکہ سے آنے والے مہاجرین کی بھرپور نصرت کی اور اپنے مال و املاک میں سے انہیں اتنا کچھ تحفتاً دیا کہ ایثار و قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کر دی۔ پھر غزوہ بنو نضیر میں فتح سے جو کثیر مقدار میں مال حاصل ہوا، اُس میں سے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ یہ مال مہاجرین ہی میں تقسیم کر دیا جائے۔ بعض انصار نے خود تنگدست ہونے کے باوجود مہاجرین کی امداد کو ترجیح دینا پسند کیا۔ گویا انصار نے ثابت کیا کہ وہ نفس کی ترغیبات پر قابو پا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی پیروی کو مطلوب و مقصود بنا چکے ہیں۔ بلاشبہ ایسے ہی لوگ حقیقت میں کامیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی نفس کی تمام کمزوریوں پر قابو پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۱۰

#### مومنوں سے محبت کرنے والوں کی تحسین

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ	اور (مالِ فے اُن کے لیے ہے) جو لوگ آئے اُن کے بعد
يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا	کہتے ہیں اے ہمارے رب! بخش دے ہمیں
وَالِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ	اور ہمارے اُن بھائیوں کو جنہوں نے پہل کی ہم سے ایمان لانے میں
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا	اور نہ رہنے دے ہمارے دلوں میں کوئی کینہ اُن کے لیے جو ایمان لائے
رَبَّنَا إِنَّكَ رَعُوفٌ رَحِيمٌ ۝۱۰	اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت میں اُن مسلمانوں کی تحسین کی گئی جو انصار و مہاجرین کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ وہ تمام مومنوں سے محبت کرتے ہیں خواہ وہ حیات ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔ وہ اپنے لیے، سلف صالحین کے لیے اور دیگر تمام اہل ایمان کے لیے بخشش کی دعائیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کرتے ہیں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں اس سے کہ کہیں شیطان اُن کے دلوں میں اہل ایمان کے حوالے سے کوئی سوئے ظن، رنجش یا کدورت نہ پیدا کر دے۔ اس آیت کی رو سے صحابہ کرام سے محبت ایمان کا تقاضا اور ہر مسلمان پر لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تمام اہل ایمان، سلف صالحین اور خاص طور پر صحابہ کرام سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس آیت کو دلیل بنا کر سیدنا عمرؓ نے یہ قانون جاری فرمایا کہ مفتوحہ علاقوں میں صرف وہ مال غنیمت کے طور پر فاتحین میں تقسیم ہوگا جو وہ میدان جنگ میں دشمنوں سے حاصل کریں گے۔ مفتوحہ علاقوں کی اراضی مالِ فے کے طور پر بیت المال کی ملکیت ہوگی تاکہ اُس کی آمدنی سے تمام مسلمان فائدہ اٹھائیں۔ مفتی محمد شفیع تفسیر قرطبی کا حوالہ دیتے ہوئے اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس آیت کے مفہوم میں صحابہ کرام مہاجرین و انصار کے بعد پیدا ہونے والے قیامت تک کے مسلمان شامل ہیں اور اس آیت نے اُن سب کو مالِ فے میں حقدار قرار دیا ہے، یہی سبب تھا کہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے دنیا کے بڑے ممالک عراق، شام، مصر وغیرہ فتح کیے، تو اُن کی زمینوں کو غانمین میں تقسیم نہیں فرمایا بلکہ اُن کو اگلی آنے والی نسلوں کے لئے وقف عام رکھا کہ اُن کی آمدنی اسلامی بیت المال میں آتی رہے اور اُس سے قیامت تک آنے والے مسلمان فائدہ اٹھا سکیں۔"

### آیات ۱۱ تا ۱۳

#### منافقین کی ذلت و رسوائی

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا	کیا تم نے نہیں دیکھا اُن لوگوں کو جنہوں نے منافقت کی
يَقُوْلُوْنَ اِلٰخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	کہتے ہیں اپنے بھائیوں سے جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب میں سے
لٰيْنِ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ	اگر تمہیں نکالا گیا ہم ضرور نکلیں گے تمہارے ساتھ
وَلَا نَطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا	اور ہم نہیں مانیں گے تمہارے بارے میں کسی کی بات کبھی بھی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاِنْ قُوَّتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ	اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝۱۱	اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔
لَئِنْ اُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ	یقیناً اگر وہ نکالے گئے تو یہ نہیں نکلیں گے اُن کے ساتھ
وَلَئِنْ قُوَّتِلُوا لَا يَنْصُرُوْهُمْ	اور یقیناً اگر اُن کے ساتھ جنگ کی گئی تو یہ مدد نہیں کریں گے اُن کی
وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلِّنَنَّ الْاَدْبَارَ	اور یقیناً اگر انہوں نے مدد کی اُن کی تو ضرور پھیر دیں گے پیٹھیں
ثُمَّ لَا يَنْصُرُوْنَ ۝۱۲	پھر اُن کی مدد نہیں کی جائے گی۔
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ	اے مسلمانو! یقیناً تم زیادہ سخت ہو خوف کے اعتبار سے اُن کے سینوں میں اللہ سے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا یَفْقَهُوْنَ ۝۱۳	یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے۔

غزوہ بنو نضیر سے قبل منافقین نے بنو نضیر کے یہود کو پیغام بھیجا کہ ہماری ہمدردیاں تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے بارے میں ہم حضرت محمد ﷺ کا کوئی حکم نہ مانیں گے۔ تمہارے ساتھ جنگ کی گئی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ اگر تمہیں مدینہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تسلی دی کہ منافقین جھوٹے اور بزدل ہیں۔ جنگ کی صورت میں یہود کا ساتھ نہ دیں گے۔ وہ مال و دولت کے بچاری ہیں لہذا اپنے گھر بار چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے بجائے تم

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ تمہارے جذبہ جہاد اور شوق شہادت نے انہیں مرعوب کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقت اور منافقانہ کمزوریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۴ تا ۱۵

#### یہودیوں کی ذلت و رسوائی

لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَبِيعًا	اے مسلمانو! یہودی نہیں جنگ کریں گے تم سے مل کر
إِلَّا فِي قَرْيٍ مُحَصَّنَةٍ	سوائے قلعہ بند بستیوں میں
أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدٍ	یاد یواروں کے پیچھے سے
بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ	اُن کی لڑائی آپس میں بہت سخت ہے
تَحْسَبُهُمْ جَبِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ	اے نبی! آپ سمجھتے ہیں انہیں اکٹھا حالانکہ اُن کے دل جدا جدا ہیں
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾	یہ اس لیے کہ بے شک وہ ایسے لوگ ہیں جو غور نہیں کرتے۔
كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا	اُن لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے قریب ہی تھے
ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهُمْ	اُنہوں نے چکھ لی سزا اپنے کام کی
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾	اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ یہودی بھی منافقین کی طرح انتہائی بزدل قوم ہیں۔ وہ سامنے آکر کھلے میدان میں مقابلہ کی ہمت نہیں کر سکتے۔ اُن کے قبائل کے درمیان بڑی نفرتیں ہیں اور وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لیے ہر گز تیار نہیں ہوتے۔ غزوہ بدر

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کے بعد بنو قریظہ کو مدینہ سے جلا وطن کیا گیا لیکن بنو نضیر یا بنو قریظہ اُن کی مدد کو نہ آئے۔ اب ایسی ہی جلا وطنی بنو نضیر کی ہو رہی ہے لیکن بنو قریظہ اُن کا ساتھ دینے کے لیے نہیں آئیں گے۔ جلا وطنی تو بڑی کم اور محض وقتی سزا ہے۔ ان بد نصیبوں کو اصل اور دائمی سزا جہنم میں دردناک عذاب کی صورت میں دی جائے گی۔

### آیات ۱۶ تا ۱۷

### مخالفین حق پر دو عذاب آئیں گے

کَمَثَلِ الشَّيْطَانِ	شیطان کی مثال کی طرح
إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ	جب اُس نے کہا انسان سے کفر کر
فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِحْتُ عَنْكَ	جب اُس نے کفر کر لیا کہنے لگا بے شک میں بری الذمہ ہوں تجھ سے
إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾	بے شک میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔
فَكَانَ عَاقِبَتُهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ	تو ہوا اُن دونوں کا انجام یہ کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے
خَالِدِينَ فِيهَا	وہ دونوں ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں
وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾	اور یہی ظالموں کا بدلہ ہے۔

منافقین، یہود کے ساتھ وہی کچھ کر رہے ہیں جو شیطان انسان کے ساتھ کرتا ہے۔ شیطان انسان کو اکساتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔ جب انسان یہ جرم کر بیٹھتا ہے تو شیطان اُس کے جرم سے اعلانِ براءت کرتا ہے۔ روزِ قیامت جرم کرنے والے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور جرم پر اکسانے والے دونوں کا بدترین انجام ہو گا۔ منافقین یہود کو مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کے لیے اکسارہے ہیں لیکن اُن کا ساتھ نہ دیں گے۔ آخرت میں دونوں ہی شدید عذاب کا سامنا کریں گے۔

### آیات ۱۹ تا ۲۰

### اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کی سزا

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ	اور نہ ہو جاؤ اُن کی طرح جو بھول گئے اللہ کو
فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ	تو اللہ نے غافل کر دیا انہیں اپنے آپ سے
أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۱۹﴾	یہی لوگ نافرمان ہیں۔
لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ	برابر نہیں ہیں آگ والے اور جنت والے
أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۲۰﴾	جنت والے ہی منزلِ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔

انسان کی عظمت دراصل اُس روحِ ربّانی کی وجہ سے ہے جو انسان کے جسمانی وجود میں ڈال دی گئی ہے۔ یہ روح انسان کو حیوانات سے جدا کرتی ہے۔ اُس روح کی غذا اور تسکین اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں وہ اپنی روح کو مجروح کر کے خاکی وجود میں دفن کر دیتے ہیں۔ اب وہ اپنی عظمت سے غافل ہو کر انسان نہیں رہتے، حیوان بن جاتے ہیں۔ گویا اپنی اصل عظمت کھو کر انتہائی پستی میں چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اقبال نے کیا خوب کہا ہے

اِس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے سو وہ تیری  
میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت انسان کو دنیا میں فاسق بنا دیتی ہے اور آخرت میں جہنم والوں میں شامل کر دیتی ہے۔ جہنم والے بدترین مخلوق ہیں۔ اس کے برعکس جنت والے بہترین لوگ اور فوز و فلاح کی بلند منزلوں کو پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہی خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

### آیت ۲۱

#### عظمت و تاثیر کلام ربّانی

اگر ہم نازل کرتے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر	لَوْ اَنْزَلْنَاهُ الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ
تو یقیناً تم دیکھتے اُسے جھک جانے والا۔ پھٹ کر پاش پاش ہونے والا اللہ کے خوف سے	لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ
یہ مثالیں ہیں، ہم بیان کرتے ہیں انہیں لوگوں کے لیے	وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
تاکہ وہ غور و فکر کریں۔	لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾

اس آیت میں قرآن مجید کی عظمت بڑی اونچی شان کے ساتھ بیان ہوئی۔ ارشاد ہوا کہ اگر قرآن مجید کو کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ پہاڑ نزول قرآن کا بار نہ اٹھا سکتا بلکہ جھک جاتا اور پھر اللہ تعالیٰ کے رعب اور دبدبہ سے پھٹ کر ذرات کی صورت میں بکھر جاتا۔ سورہ اعراف آیت ۱۴۳ میں یہی تاثیر اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تجلی کی بیان کی گئی ہے کہ:

فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا۔ "پھر جب تجلی ڈالی اُن (موسیٰ) کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اُسے ریزہ ریزہ۔"

گویا کلام ربّانی کی وہی تاثیر ہے جو تجلی ذات ربّانی کی ہے۔ یہ ہے وہ پُر جلال مثال جو انسان پر کلام ربّانی کی عظمت کا ایک نقش قائم کر رہی ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی نے اپنے والد محترم کے حسب ذیل تین اشعار تحریر فرمائے ہیں

سنتے سنتے نغمہ ہائے محفل بدعات کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کان بہرے ہو گئے، دل بدمزہ ہونے کو ہے  
 آؤ سنو انہیں تمہیں وہ نغمہ مشروع بھی  
 پارہ جس کے لحن سے طور ہدیٰ ہونے کو ہے  
 حیف گرتا تیرا اس کی تیرے دل پر کچھ نہ ہو  
 کوہ جس سے خاشعاً متصدعاً ہونے کو ہے  
 اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو بھی اپنے کلام کی عظمت اور تاثیر سے معمور فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۲ تا ۲۴

عظمت و جلال ذات باری تعالیٰ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	وہ اللہ ایسی ہستی ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	وہ جاننے والا ہے ہر چھپی اور ظاہر چیز کا
هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۲﴾	وہ بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	وہ اللہ ایسی ہستی ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
الْمَلِكُ	وہ بادشاہ ہے
الْقُدُّوسُ	نہایت پاک ہے
السَّلَامُ	سلامتی دینے والا ہے
الْمُؤْمِنُ	امن دینے والا ہے
الْمُهَيِّمُ	حفاظت فرمانے والا ہے

زبردست ہے	الْعَزِيزُ
بہت زور آور ہے	الْجَبَّارُ
بے حد بڑائی والا ہے	الْمُبْتَكِرُ
پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شریک بناتے ہیں۔	سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۲۳﴾
وہ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے	هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ
ظاہر کرنے والا ہے	الْبَارِئُ
صورت گری کرنے والا ہے	الْمُصَوِّرُ
اُسی کے لیے ہیں سارے خوبصورت نام	لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ
تسبیح کرتی ہے اُس کی ہر وہ شے جو آسمانوں اور زمین میں ہے	يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۴﴾

ان آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کی پندرہ شانیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) وہ ظاہر و پوشیدہ کا جاننے والا ہے، (۲) اُس کی رحمت میں جوش ہے، (۳) اُس کی رحمت مسلسل ہے، (۴) وہی بادشاہِ حقیقی ہے، (۵) انتہائی پاکیزہ ہستی ہے، (۶) دوسروں کو سلامتی دینے والا ہے، (۷) سکون بخشنے والا ہے، (۸) حفاظت کرنے والا ہے (۹) زبردست ہے، (۱۰) سرکشی کو قوت سے کچلنے والا ہے، (۱۱) ہر بڑائی کا حق دار ہے، (۱۲) ہر شے کا بنانے والا ہے، (۱۳) اشیاء کو ظاہر کرتا ہے، (۱۴) ہر شے کے وجود کو حسن عطا کرنے والا ہے اور (۱۵) حکمت و دانائی کا سرچشمہ ہے۔ کائنات کی ہر شے اپنے قول اور حال سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے نور سے منور فرمادے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ ممتحنہ

حق کے دشمنوں سے سخت رویہ اختیار کرنے کی تلقین

اس سورہ مبارکہ میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ حق کے دشمنوں کے لیے کوئی نرم گوشہ نہ رکھیں بلکہ اُن کے ساتھ شدید سختی کا رویہ رکھیں۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۳ تا ۳۱ مشرکین مکہ کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرنے کا حکم
- آیات ۶ تا ۲۴ سیدنا ابراہیمؑ اور اُن کے ساتھیوں کی باطل دشمنی
- آیات ۷ تا ۹ کافروں سے تعلق کے بارے میں احکامات
- آیات ۱۰ تا ۱۱ مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان نکاح کی ممانعت
- آیت ۱۲ خواتین کی بیعت
- آیت ۱۳ اہل باطل سے دوستی نہ کرنے کا حکم

## آیت ۱

اہل باطل سے ہمدردی حق کی راہ سے دور کر دے گی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ	نہ بناؤ میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست
تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْوَدَّةِ	تم بھیجتے ہو اُن کی طرف دوستی کا پیغام
وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ	جبکہ وہ تو کفر کر چکے ہیں اُس کا جو آیا ہے تمہارے پاس حق

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ نکالتے ہیں رسول کو اور تمہیں بھی کہ تم ایمان لائے ہو اللہ پر جو تمہارا رب ہے	يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ
اگر تم نکلتے ہو جہاد کے لیے میری راہ میں	إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي
اور طلب کرنے کے لیے میری رضا	وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي
تم چھپا کر بھیجتے ہو اُن کی طرف دوستی کا پیغام	تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْهُدُودِ
حالانکہ میں زیادہ جاننے والا ہوں اُسے جو تم نے چھپایا اور جو تم نے ظاہر کیا	وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ
اور جس نے کیا ایسا تم میں سے	وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ
تو یقیناً اُس نے کھو دیا سیدھا راستہ۔	فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ①

یہ آیت ایک خاص واقعہ کے پس منظر میں نازل ہوئی۔ سن ۶ھ میں نبی اکرم ﷺ نے مشرکین مکہ سے صلح حدیبیہ کی تھی۔ سن ۸ھ میں مشرکین نے صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اُسے توڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے اس جرم کا بدلہ لینے کے لیے اُن پر حملہ کا منصوبہ بنایا۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ یہ منصوبہ خفیہ رہے۔ مسلمان اچانک مکہ پہنچ جائیں، اہل مکہ کو مقابلہ کی تیاری کا موقع نہ ملے اور بغیر خونریزی کے مکہ فتح ہو جائے۔ ایک بدری صحابی سیدنا حاطب بن ابی بلتعہؓ کے اہل خانہ مکہ میں تھے۔ آپ نے چاہا کہ اہل مکہ پر ایک احسان کر دیں تاکہ وہ اُن کے اہل خانہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائیں۔ انہوں نے مکہ جانے والی ایک عورت کو سردارانِ قریش کے نام ایک خط دیا۔ اس خط میں مکہ کی طرف مسلمانوں کے لشکر کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی۔ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے سیدنا حاطبؓ کے اس فعل کی اطلاع ہو گئی اور آپ ﷺ نے اُس عورت سے خط واپس لے لیا۔ اس آیت میں سیدنا حاطبؓ کو متوجہ کیا گیا کہ حق کے دشمنوں سے نرمی اور محبت انسان کو حق کی راہ سے دور کر دے گی۔ آئندہ ہر گز ایسا طرزِ عمل اختیار نہ کیا جائے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



## آیات ۲ تا ۳

کافر مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں

اگر وہ قابو پالیں تم پر تو ہوں گے تمہارے دشمن	إِنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً
اور بڑھائیں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ	وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ
اور وہ چاہیں گے کاش! تم کفر کرو۔	وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ﴿٢﴾
ہر گز فائدہ نہ دیں گی تمہیں تمہاری رشتہ داریاں اور تمہاری اولادیں	لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
قیامت کے دن اللہ فیصلہ فرمائے گا تمہارے درمیان	يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصَلُ بَيْنَكُمْ
اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔	وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا کہ کافر مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔ انہیں جب بھی موقع ملتا ہے اپنے ہاتھوں اور زبان سے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کی انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو دوبارہ کافر بنادیں۔ ایسے کافر خواہ خونی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، ان سے ہر گز کوئی ہمدردی یا محبت نہ رکھی جائے۔ روز قیامت یہ رشتہ داریاں ہر گز کام نہ آئیں گی۔ اس روز فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ خیر اسی میں ہے کہ اُس کی ہدایات کے مطابق طرزِ عمل اختیار کیا جائے۔ رشتہ داروں کی محبت میں کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جو اسلام یا مسلمانوں کے مجموعی مفاد کے لیے نقصان دہ ہو۔

## آیات ۴ تا ۶

اہل باطل سے بغض و عداوت ... شیوۃ ابراہیمی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ	یقیناً تمہارے لیے ہے بہترین نمونہ ابراہیم میں
وَالَّذِينَ مَعَهُ	اور اُن لوگوں میں جو اُن کے ساتھ تھے
إِذْ قَالُوا الْقَوْمُ هُمُ	جب اُنہوں نے کہا اپنی قوم سے
إِنَّا بَرَاءٌ وَأَمْنُكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ	بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور اُن سے جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا
كَفَرْنَا بِكُمْ	ہم انکار کرتے ہیں تمہارا
وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ	ظاہر ہو چکی ہے ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ہمیشہ کے لیے
حَتَّىٰ تَوَمَّنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ	یہاں تک کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ
إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ	مگر یہ کہنا ابراہیم کا اپنے والد سے
لَا سْتَغْفِرَنَّ لَكَ	میں ضرور بخشش مانگوں گا آپ کے لیے
وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ	اور میں اختیار نہیں رکھتا آپ کے لیے اللہ کے سامنے کچھ بھی
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا	اے ہمارے رب! تجھ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا
وَإِلَيْكَ أُنَبِّئَا	اور تیری ہی طرف ہم نے رُخ کیا
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝	اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا	اے ہمارے رب! نہ بنا ہمیں آزمائش اُن کے لیے جنہوں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

نے کفر کیا	
اور بخش دے ہمیں اے ہمارے رب!	وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
بے شک تو ہی زبردست ہے، کمال حکمت والا۔	إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤
یقیناً تمہارے لیے ہے اُن میں بہترین نمونہ	لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
اُس کے لیے جو طلب گار ہو اللہ کا	لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ
اور آخرت کے دن کا	وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
اور جس نے رخ پھیر لیا	وَمَنْ يَتَوَلَّ
تو بے شک اللہ ہی بے نیاز، ہر تعریف کے لائق ہے۔	فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑥

سیدنا براہیمؑ اور اُن کے ساتھ اہل ایمان نے حق کے ساتھ وفاداری کی اعلیٰ ترین مثال قائم کرتے ہوئے اپنے رشتہ داروں اور قوم سے صاف صاف کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک مستقل بغض و عداوت پیدا ہو چکا ہے۔ ہم تم سے اُس وقت تک کے لیے اعلانِ بیزاری کرتے ہیں جب تک تم اللہ پر خالص توحید کے ساتھ ایمان نہیں لاتے۔ مومنوں کی اس روش کو اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے لائقِ اتباع اسوہ قرار دیا۔ اہل باطل سے اعلانِ براءت کے ساتھ ساتھ اس پسندیدہ روش کا دوسرا پہلو سب سے کٹ کر اللہ کے ساتھ جڑنا تھا۔ مومنوں نے اللہ تعالیٰ سے گناہوں پر بخشش مانگی اور دعا کی کہ انہیں کافروں کے لیے ذریعہ آزمائش نہ بنایا جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں اور آخرت کے طلب گاروں کے لیے یہ روش بہترین نمونہ ہے۔ آخر میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایسے ایمان لانے والوں کی کوئی حاجت نہیں ہے جو اُس کے دین کو ماننے کا دعویٰ بھی کریں اور پھر اُس کے دشمنوں سے دوستی بھی رکھیں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۷

## اہل مکہ کے حوالے سے بشارت

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ	امید ہے اللہ سے کہ وہ پیدا کر دے تمہارے درمیان
وَبَيْنَ الَّذِينَ	اور اُن کے درمیان
عَادِيْتُمْ مِنْهُمْ	تم دشمنی رکھتے ہو جن سے
مَوَدَّةً	محبت
وَاللَّهُ قَدِيرٌ	اور اللہ قدرت رکھنے والا ہے
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٧﴾	اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اپنے ماں باپ، بھائی بہنوں اور قریب ترین عزیزوں سے تعلق توڑ لینا آسان کام نہیں ہے۔ مہاجرین اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بڑے صبر کے ساتھ ایسا کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا ایسا کرتے ہوئے اُن کے دلوں پر کیا کچھ بیت رہی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارت دی کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب تمہارے کافر رشتہ دار مسلمان ہو جائیں گے۔ آج کی دشمنی کل محبت میں بدل جائے گی۔ جب یہ بات فرمائی گئی تھی اُس وقت سمجھنا مشکل تھا کہ یہ نتیجہ کیسے رونما ہو گا؟ مگر ان آیات کے نزول پر چند ہی ہفتے گزرے تھے کہ قرآن حکیم کی یہ بشارت سچ ثابت ہو گئی۔ مکہ فتح ہو گیا اور قریش کے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے۔ مسلمانوں نے دیکھ لیا کہ جس چیز کی انہیں امید دلائی گئی تھی وہ کیسے پوری ہوئی۔

## آیت ۸

## بے ضرر کافروں کے ساتھ رویہ

لَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي	نہیں منع کرتا تمہیں اللہ اُن لوگوں سے جنہوں نے جنگ
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

الدِّينِ	نہیں کی تم سے دین کے معاملہ میں
وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ	اور نہیں نکالا تمہیں تمہارے گھروں سے
أَنْ تَبَرُّوهُمْ	کہ تم نیک سلوک کرو ان کے ساتھ
وَتُقْسُطُوا إِلَيْهِمْ	اور عدل کرو ان کے ساتھ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝۸	بے شک اللہ پسند فرماتا ہے عدل کرنے والوں کو۔

ایسے کافر جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف کسی سازش یا مہم میں شریک نہ ہوں اور نہ ہی اسلام کے غلبے کی راہ میں رکاوٹ ڈالیں، ان سے حسن سلوک اور برابری کی بنیاد پر تعلقات برقرار رکھے جاسکتے ہیں۔ محض کفر لڑائی کا سبب نہیں بن سکتا۔ البتہ دلی دوستی صرف اور صرف مسلمانوں سے رکھی جاسکتی ہے یعنی ان سے جو تمام انبیاء اور بالخصوص آخری نبی جناب سیدنا محمد ﷺ پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہوں، بقول اقبال

یہ زائرانِ حریمِ مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے  
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا ہے ہیں

### آیت ۹

کن کافروں سے دوستی منع ہے؟

إِنَّمَا يَنْهَكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَتَلُواكُمْ فِي الدِّينِ	بے شک منع کرتا ہے تمہیں اللہ انہی لوگوں سے جنہوں نے جنگ کی تم سے دین کے معاملہ میں
وَأَخْرَجُوكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ	اور نکالا تمہیں تمہارے گھروں سے
وَوَضَعُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ	اور ایک دوسرے کی مدد کی تمہارے نکالنے میں

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَنْ تَوَلَّوْهُمْ	کہ تم دوستی کرو ان سے
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ	اور جو دوستی کرے گا ان سے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۹	تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایسے کافروں سے ہرگز دوستی نہ کی جائے جو اسلام یا مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور مہمات میں شریک ہوتے ہیں یا غلبہ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ایسے حق کے دشمن ظالموں سے دوستی کرے گا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ظالم کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

### آیات ۱۰ تا ۱۱

### مشرکین کے ساتھ نکاح کی ممانعت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَجِرَاتٍ	جب آئیں تمہارے پاس ہجرت کرنے والی مومن عورتیں
فَاَمْتَحِنُوهُنَّ	تو جانچ کر لیا کرو ان کی
اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ	اللہ زیادہ جاننے والا ہے ان کے ایمان کو
فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ	پھر اگر تم جان لو کہ یہ مومن ہیں
فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ	تو نہ واپس کرو انہیں کفار کی طرف
لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ	نہیں ہیں یہ حلال ان کے لیے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ	اور نہ وہ حلال ہیں ان کے لیے
وَأَتَوْهُم مَّا أَنْفَقُوا	اور دے دو انہیں جو انہوں نے خرچ کیا ہے (مہر)
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ	اور کوئی گناہ نہیں ہے تم پر کہ تم نکاح کر لو ان سے
إِذَا أَتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ	جب دے دو انہیں ان کے مہر
وَلَا تُسْكُوا بَعْضَ الْكَوَافِرِ	اور نہ قائم رکھو کافر عورتوں کے نکاح کے بندھن
وَسَأَلُوا مَّا أَنْفَقْتُمْ	اور مانگ لو (کافروں سے) جو تم نے خرچ کیا ہے (مہر)
وَلَيْسَ أَوْلَا مَّا أَنْفَقُوا	اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا ہے (مہر)
ذَلِكَ حُكْمُ اللَّهِ	یہ اللہ کا فیصلہ ہے
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ	وہ فیصلہ کرتا ہے تمہارے درمیان
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑩	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔
وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ	اور اگر چلی جائے کوئی تمہاری بیویوں میں کافروں کی
فَعَاقِبْتُمْ	طرف
فَاتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ	پھر تم بدلہ حاصل کرو
مِثْلَ مَّا أَنْفَقُوا	تو دے دو انہیں چلی گئی ہیں جن کی بیویاں
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ⑪	اتنا ہی جتنا انہوں نے خرچ کیا ہے (مہر)
	اور بچو اُس اللہ کی نافرمانی سے تم جس پر ایمان رکھنے

والے ہو۔

مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان نکاح کا معاملہ جائز نہیں۔ ان آیات میں حکم دیا گیا کہ اگر کسی مشرک شخص کی بیوی مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ آجائے تو اُسے مکہ نہیں لوٹایا جائے گا۔ مسلمان ہونے کے بعد اُس کا مشرک شوہر سے نکاح ٹوٹ گیا۔ البتہ مشرک شوہر کو اُس کا ادا کردہ مہر واپس کرنا ہو گا۔ اسی طرح اگر کسی مسلمان کی بیوی مشرک ہے تو وہ اُسے آزاد کر دے اور اُس عورت کے رشتہ داروں سے ادا کردہ مہر طلب کرے۔ اگر وہ واپس نہ کریں تو ایسی نو مسلم خاتون کے مہر سے اتنی ہی رقم منہا کر کے متاثرہ فریق کو دی جائے، جس کے مشرک شوہر کو اُس خاتون کا مہر واپس کرنا ہے۔ اگر یہ رقم ناکافی ہو اور مسلمان بھائی کو اُس کا ادا کردہ پورا مہر نہ ملے تو مالِ غنیمت سے کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔ البتہ کسی کا حق مار کر زیادتی نہ کی جائے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو زیادتی کرنے والے ناپسند ہیں۔

## آیت ۱۲

## خواتین کی بیعت

اے نبی! جب آئیں آپ کے پاس مومن عورتیں	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ
بیعت کریں آپ سے اس پر کہ وہ شریک نہیں کریں گی اللہ کے ساتھ کسی چیز کو	يُبَايِعُنَكَ عَلَى أَنْ لَا يَشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا
اور چوری نہیں کریں گی	وَلَا يَسْرِقَنَّ
اور زنا نہیں کریں گی	وَلَا يَزْنِيَنَّ
اور قتل نہیں کریں گی اپنی اولادوں کو	وَلَا يَقْتُلَنَّ أَوْلَادَهُنَّ
اور نہیں لائیں گی کوئی بہتان	وَلَا يَأْتِيَنَّ بِبُهْتَانٍ



وہ گھڑ رہی ہوں جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان	يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ
اور نافرمانی نہیں کریں گی آپ کی کسی بھلی بات میں	وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ
تو بیعت لے لیجئے اُن سے	فَبَايَعُوْهُمْ
اور بخشش مانگیے اُن کے لیے اللہ سے	وَاَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اللّٰهُ
بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور خواتین دونوں سے بیعت لی تاکہ امت کے لیے جماعت سازی کے حوالے سے ایک مسنون اساس فراہم کی جاسکے۔ خواتین سے بیعت لیتے ہوئے آپ ﷺ اُن سے عہد لیتے تھے کہ وہ شرک، چوری اور زنا نہیں کریں گی۔ اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی۔ کسی پر بدکاری کی تہمت نہ لگائیں گی۔ کسی بھی معروف معاملہ میں آپ ﷺ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ آپ ﷺ خواتین سے بیعت لینے کے بعد اُن کے حق میں دعائے استغفار کرتے تاکہ اگر بیعت کے حوالے سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر فرمادے۔ تیسرے القرآن میں عبد الرحمان کیلانی صاحب اس آیت کی وضاحت میں تحریر فرماتے ہیں:

"بیعت کا سلسلہ چونکہ نبی ﷺ کی ذات تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ امت کا امیر اور دوسرے بزرگ حضرات بھی بیعت لے سکتے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے ساتھ معروف کی شرط بھی لگا دی۔ حالانکہ آپ ﷺ سے یہ ناممکن تھا کہ آپ کسی غیر معروف یا معصیت کے کام پر بیعت لیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک واضح قانون ان الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اِمْلَا الطَّاعَةِ فِي الْمَعْرُوْفِ (متفق علیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کام ہو تو کسی کی بھی اطاعت ضروری نہیں۔ اطاعت صرف بھلائی کے کاموں میں ہوتی ہے۔"

عورتوں سے بیعت لینے کے مختلف طریقے روایات میں نقل ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے مفتی محمد شفیع اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں یہ نکتہ بیان فرماتے ہیں کہ:

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

"صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ نے اس بیعتِ نسا کے متعلق فرمایا کہ عورتوں کی یہ بیعت صرف گفتگو اور کلام کے ذریعہ ہوئی، مردوں کی بیعت میں جو ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا دستور ہے، عورتوں کی بیعت میں ایسا نہیں کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک نے کبھی کسی غیر محرم کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ (مظہری)۔"

مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"اس آیت میں پانچ منفی احکام دینے کے بعد مثبت حکم صرف ایک ہی دیا گیا ہے اور وہ یہ کہ تمام نیک کاموں میں نبی ﷺ کے احکام کی اطاعت کی جائے گی۔ جہاں تک برائیوں کا تعلق ہے، وہ بڑی بڑی برائیاں گناہی گنیں جن میں زمانہ جاہلیت کی عورتیں مبتلا تھیں اور اُن سے باز رہنے کا عہد لے لیا گیا، مگر جہاں تک بھلائیوں کا تعلق ہے اُن کی کوئی فہرست دے کر عہد نہیں لیا گیا کہ تم فلاں فلاں اعمال کرو گی بلکہ صرف یہ عہد لیا گیا کہ جس نیک کام کا حضور ﷺ حکم دیں گے اُس کی پیروی تمہیں کرنی ہوگی۔ اب یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ نیک اعمال صرف وہی ہوں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے تو عہد ان الفاظ میں لیا جانا چاہیے تھا کہ "تم اللہ کی نافرمانی نہ کرو گی" یا یہ کہ "تم قرآن کے احکام کی نافرمانی نہ کرو گی"۔ لیکن جب عہد ان الفاظ میں لیا گیا کہ "جس نیک کام کا حکم بھی رسول اللہ ﷺ دیں گے تم اُس کی خلاف ورزی نہ کرو گی" تو اس سے خود بخود یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ معاشرے کی اصلاح کے لیے حضور ﷺ کو وسیع ترین اختیارات دیے گئے ہیں اور آپ ﷺ کے تمام احکام واجب الطاعت ہیں خواہ وہ قرآن میں موجود ہوں یا نہ ہوں۔"

### آیت ۱۳

اُن سے دوستی نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
دوستی نہ کرو ایسے لوگوں سے غضب نازل کیا اللہ نے جن پر	لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَدْ يَسُؤُا مِنَ الْآخِرَةِ	یقیناً وہ مایوس ہو چکے ہیں آخرت سے
كَمَا يَسُؤُا الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝۳۰	جیسے مایوس ہو چکے ہیں وہ کافر جو قبروں میں ہیں۔

سورہ ممتحنہ کی اس آخری آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہر گز ایسے مجرموں سے دوستی نہ کریں جو اپنے جرائم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔ وہ بد نصیب جان چکے ہیں کہ آخرت میں اُن کے لیے کوئی خیر نہیں۔ ان میں سے جو بد نصیب مر کر قبروں میں جا چکے ہیں وہ تو اور زیادہ مایوس کا شکار ہیں کیونکہ اب اُن کے لیے جرائم کی تلافی اور سعادت حاصل کرنے کا کوئی امکان ہی نہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ صف

## جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ کے دین کے غلبہ کو نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت قرار دیا گیا ہے اور اسی مقصد کے لیے جہاد اور قتال کی دعوت بڑے زوردار اسلوب میں دی گئی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۲ تا ۴ غلبہ دین کی جدوجہد کے لیے لاکار
- آیات ۵ تا ۸ غلبہ دین کی جدوجہد... تاریخ سے عبرت
- آیت ۹ غلبہ دین کی جدوجہد... نبی اکرم ﷺ کا مقصدِ بعثت
- آیات ۱۰ تا ۱۳ غلبہ دین کی جدوجہد کے لیے ترغیب
- آیت ۱۴ غلبہ دین کی جدوجہد کرنے والوں کا اعزاز

## آیات ۲ تا ۴

## کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟

تسبیح کی اللہ کی ہر اُس شے نے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے	سَبِّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ①
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔	لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ②

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کِبَرًا مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ	بڑی ہے یہ بات بیزار کرنے میں اللہ کے نزدیک
أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۳۰﴾	کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں ہو۔
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ	بے شک اللہ محبت کرتا ہے اُن سے جو جنگ کرتے ہیں اُس کی راہ میں
صَفًّا كَانَهُمْ بُنْيَانٌ مَرصُوصٌ ﴿۳۱﴾	صف باندھے ہوئے گویا وہ ہوں سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔

ان آیات میں اہل ایمان کو جھنجھوڑا گیا کہ تم کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ یہ روش منافقانہ اور اللہ تعالیٰ کو بیزار کرنے والی ہے۔ تمہارا یہ دعویٰ تمہیں کافروں سے جدا کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ (حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)۔ حضرت محمد ﷺ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور اس کے لیے شدید ذہنی اور جسمانی تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ دوسری طرف تم اُن کے ساتھی ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن محض تسبیح و تحمید ہی کو اعلیٰ نیکی سمجھ رہے ہو۔ تسبیح و تحمید تو کائنات کا ہر ذرہ کر رہا ہے، بقول اقبال

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل

یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات

وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدا مست

یہ مذہب ملا و جمادات و نباتات

مسلمانوں سے تو اللہ تعالیٰ کو یہ مطلوب ہے کہ وہ اُس کے دین کے غلبہ کے لیے سب کچھ لگا دیں۔ منظم ہو کر، پامردی کے ساتھ

ڈٹ کر اور اللہ کی رضا کی خاطر جان دینے کے جذبہ کے ساتھ دین کے دشمنوں کے ساتھ دیوانہ وار ٹکرائیں، بقول اقبال

مقام بندگی دیگر مقام عاشقی دیگر

زِ نوری سجدہ می خواہی، زِ خاکی بیش از ازاں خواہی

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

چنا خود رانگہ داری کہ بایں بے نیازی ہا

شہادت برو جو خود ز خون دوستاں خواہی

"عاشقی کا تقاضا، بندگی کے تقاضے سے مختلف ہے۔ فرشتوں سے اللہ کو صرف بندگی اور سجدہ کرنا مطلوب ہے۔ انسان سے اللہ کچھ اور ہی چاہتا ہے۔ حالانکہ اللہ بہت ہی بے نیاز ہے لیکن چاہتا ہے کہ اُس کے عاشق اُس کی توحید کی گواہی اپنا خون دے کر پیش کریں۔"

### آیات ۸ تا ۱۵

غلبہ دین کی جدوجہد... تاریخ سے عبرت

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ	اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے
يَقَوْمِ لِمَ تُوذُّوَنِي	اے میری قوم! کیوں اذیت دیتے ہو مجھے
وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ	حالانکہ یقیناً تم جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف
فَلَمَّا زَاغُوا	پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے
أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ	ٹیڑھے کر دیے اللہ نے اُن کے دل
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا فاسق قوم کو۔
وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ	اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے
يَبَنِيَّ اسْرَأِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ	اے بنی اسرائیل! بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف



غلبہ دین کی جدوجہد کی ذمہ داری مسلمانوں سے قبل بنی اسرائیل پر عائد کی گئی تھی۔ انہوں نے اس جدوجہد سے اعراض کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں نشانِ عبرت بنادیا۔ جب سیدنا موسیٰؑ نے اُن سے اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر سیدنا موسیٰؑ کو اذیت پہنچائی کہ آپ اور آپ کا رب جاکر جنگ کریں ہم تو ساتھ نہیں دیں گے۔ پھر جب سیدنا عیسیٰؑ نے انہیں حق قبول کرنے اور اُس کا ساتھ دینے کا حکم دیا تو اُن کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دے کر اُن کی تکذیب کی۔ اب جب نبی اکرم ﷺ انہیں اسلام کی طرف دعوت دے رہے تھے تو کہنے لگے۔ مَا نُزِّلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ... اللہ نے آج تک کسی انسان پر کوئی کتاب نازل نہیں کی (الانعام آیت ۹۱)۔ دعوت اسلام کو نہ صرف جھوٹ بول کر جھٹلاتے رہے ہیں بلکہ سازشوں کے ذریعہ غلبہ دین کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دے گا، بقول مولانا ظفر علی خان

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

### آیت ۹

غلبہ دین حق... نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ	وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول کو
بِالْهُدَىٰ	کامل ہدایت کے ساتھ
وَدِينِ الْحَقِّ	اور برحق دین کے ساتھ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ	تاکہ وہ غالب کر دیں اُسے تمام دینوں پر
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ①	اور اگرچہ ناپسند کریں مشرک۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



نبی اکرم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے۔ آپ ﷺ کی رحمت کا ایک مظہر یہ تھا کہ آپ ﷺ ظالم بادشاہوں اور نام نہاد سنگدل مذہبی رہنماؤں کے جبر و استحصال سے انسانوں کو آزاد کرنے کا مشن لے کر دنیا میں آئے۔ آپ ﷺ نے محض ۲۱ برس کے عرصہ میں جزیرہ نما عرب میں اس مشن کی تکمیل کی اور پھر غزوہ تبوک کے ذریعہ بیرون ملک عرب اس کی توسیع کا آغاز کر دیا۔ اس اعلیٰ مشن کی تکمیل کے لیے ایک مضبوط جماعت کی ضرورت تھی۔ اس جماعت کو فراہم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورہ مبارکہ میں ترغیب، جھنجھوٹنے اور تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کے اسالیب میں اہل ایمان کو غلبہ دین کے مبارک مشن کے لیے نبی اکرم ﷺ کا ساتھ دینے کی دعوت دی۔ یہ مشن آج بھی زندہ ہے اور اسے پورے عالم میں شرمندہ تعبیر کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے لیے مال و جان کی قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے، بقول اقبال

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

آیات ۱۰ تا ۱۲

جہنم کے دردناک عذاب سے بچنے کا راستہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
کیا میں رہنمائی کروں تمہاری ایسی تجارت کی طرف	هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ
جو بچالے تمہیں دردناک عذاب سے؟	تُجِبْكُمْ مِّنْ عَذَابِ آلِيمٍ ۝۱۰
ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر	تَوَمِّنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں کے ساتھ	وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم جانتے ہو۔	ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ⑪
اللہ بخش دے گا تمہارے لیے تمہارے گناہ	يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
اور داخل کرے گا تمہیں اُن باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
اور پاکیزہ گھروں میں بسنے والے باغات میں	وَمَسْكِنٍ طَيِّبَةٍ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ
اور یہی شاندار کامیابی ہے۔	ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ⑫

ہر انسان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے آخرت میں جہنم کے دردناک عذاب سے بچنا۔ اِن آیات میں رہنمائی دی گئی کہ آخرت میں

دردناک عذاب سے بچنے کے لیے دو تقاضے پورے کرنا ہوں گے :

i۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر دل کی گہرائیوں سے ایمان لانا۔

ii۔ اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے مال اور جان سے جہاد کرنا۔

جہاد کی پہلی منزل ہے اپنے وجود پر اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے نفس کے خلاف جہاد کرنا۔ پھر خارج میں دین کے غلبہ کے لیے

دعوت کے ذریعہ ایک مضبوط افرادی قوت فراہم کرنے کے لیے تبلیغ کا جہاد کرنا۔ جب یہ مضبوط افرادی قوت ایک حزب اللہ کی

صورت میں تیار ہو جائے تو اسے نظام باطل سے ٹکرا کر اسے شکست دے کر دین حق غالب کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ مذکورہ بالا دو تقاضے پورے کریں گے، اُن کی تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اُنہیں روزِ

قیامت جنت کے رہنے والے باغات میں پاکیزہ محل عطا کیے جائیں گے۔ بلاشبہ اصل کامیابی جنت کا حصول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب

کو یہ نعمت عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۱۳

## غلبہ دین کی بشارت

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا	اور ایک اور نعمت ہے تم پسند کرتے ہو جسے
نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ	مدد اللہ کی طرف سے اور جلد آنے والی فتح
وَبَشِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳﴾	اے نبی! بشارت دیجئے مومنوں کو

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ وہ خلوص سے غلبہ دین کی جدوجہد کرنے والوں کی کاوشوں کو دنیا میں بھی بار آور بنائے گا اور غلبہ دین کی منزل حاصل ہوگی۔ دور نبوی ﷺ میں یہ بشارت سن ۸ھ میں پوری ہوئی اور دین حق غالب ہو گیا۔ ان شاء اللہ قیامت سے پہلے پہلے یہ بشارت پورے کر رہی پوری ہوگی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے :

عَنِ الْبَقْدَادِ أَنَّهُ، سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَنْفَعِي عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٌ إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ مَرِّعَزٍ عَزِيزٍ أَوْ ذَلِّ ذَكِيلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمْ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَكُونُونَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُونُ الدِّينُ كُلُّهُ، لِلَّهِ (مسند احمد)

اسیدنا مقدادؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر رہ جائے گا اور نہ اونٹ کے بالوں کا بنا ہوا خیمہ جس میں اللہ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر دے خواہ کسی سعادت مند کو عزت دے کر اور خواہ کسی بد بخت کی مغلوبیت کے ذریعے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جن کو عزت عطا فرمائے گا انہیں کلمہ اسلام کا قائل بنا دے گا اور جن کو ذلیل فرمائے گا انہیں اس کے تابع فرما دے گا۔ اسیدنا مقدادؓ فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے (دل میں) کہا پھر تو یقیناً دین کل کا کل اللہ ہی کے لیے ہو جائے گا۔

آسمان ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش

اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغام سجود

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی  
 آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں  
 محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی  
 شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے  
 یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

آیت ۱۴

غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کا اعزاز

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ	بن جاؤ اللہ کے مددگار
كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِّلْحَوَارِثِ	جس طرح کہا تھا عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے
مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ	کون ہے میرا مددگار اللہ کے لیے؟
قَالَ الْحَوَارِثُ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ	کہا حواریوں نے ہم ہیں اللہ کے مددگار
فَأَمَنْتَ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ	تو ایمان لے آیا ایک گروہ بنی اسرائیل میں سے
وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ	اور کفر کیا ایک گروہ نے
فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ	پھر ہم نے مدد کی اُن کی جو ایمان لائے تھے اُن کے دشمن کے خلاف
فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿۱۴﴾	تو وہ ہو گئے غالب۔

جو سعادت مند اللہ کے دین کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنا مددگار قرار دیتا ہے۔ بلاشبہ یہ بہت بڑا عزاز ہے۔ جن جواں مردوں نے سیدنا عیسیٰؑ کی پکار پر لبیک کہا، اللہ تعالیٰ نے اُن کا ذکر بڑے تحسین آمیز اسلوب میں قیامت تک کے لیے قرآن میں محفوظ فرمادیا۔ اُس نے انہیں سیدنا عیسیٰؑ کے دشمنوں یعنی یہودیوں کے مقابلہ میں اپنی نصرتِ خاص سے نوازا۔ یہ سعادت ہمیں بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے لیے ہمیں اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے نڈالگانے والے کسی داعی کی پکار پر لبیک کہنا ہو گا اور پھر بھرپور فعالیت کے ساتھ اُس داعی کا ساتھ دینا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے ایسا کرنا آسان فرمادے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ جمعہ

## حکمت و احکامات جمعہ

اس سورۃ مبارکہ کے پہلے رکوع میں اجتماع جمعہ کی یہ حکمت بیان کی گئی کہ لوگوں کو قرآن حکیم کے ذریعہ آخرت کی تیاری کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی یاد دہانی کرائی جائے۔ دوسرے رکوع میں اجتماع جمعہ سے متعلق احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ غلبہ دین کی جدوجہد کے لیے افرادی قوت کی تیاری بذریعہ قرآن
- آیات ۵ تا ۸ بنی اسرائیل کا تورات کے حقوق ادا کرنے سے گریز
- آیات ۹ تا ۱۱ احکامات جمعہ

## آیات ۱ تا ۴

غلبہ دین کی جدوجہد کے لیے افرادی قوت کی تیاری بذریعہ قرآن

تسبیح کرتی ہے اللہ کی ہر وہ شے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے	يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
جو بادشاہ، بہت پاک، زبردست، کمال حکمت والا ہے۔	الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ①
وہی ہے جس نے بھیجے ان پڑھ لوگوں میں ایک ایسے رسول انہی میں سے	هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ
جو تلاوت کرتے ہیں اُن پر اللہ کی آیات	يَتْلُو عَلَيْهِنَّ آيَاتِهِ
اور تزکیہ کرتے ہیں اُن کا	وَيُزَكِّيهِمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اور سکھاتے ہیں انہیں احکامات اور حکمت	وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
اور بے شک وہ لوگ تھے اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں۔	وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ①
اور کچھ اور لوگ ہیں انہی میں سے (جن کی طرف آپؐ کو بھیجا)	وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ
جو ابھی تک نہیں ملے ان سے	لَهَا يَلْحَقُوا بِهِمْ
اور وہی زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ②
یہ اللہ کا فضل ہے	ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
وہ دیتا ہے اسے جسے چاہتا ہے	يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔	وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ③

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی چار شانیں اور انہی کی مطابقت سے نبی اکرم ﷺ کے چار وظائف بیان کیے گئے۔ اللہ بادشاہِ حقیقی ہے اور نبی اکرم ﷺ اُس کے فرامین آیات کی صورت میں لوگوں کو سناتے ہیں۔ اللہ پاکیزہ ہستی اور آپ ﷺ قرآن کے ذریعے لوگوں کا تزکیہ کر رہے ہیں۔ اللہ زبردست ہے اور آپ ﷺ اُس کے احکامات لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اللہ حکمت والا ہے اور آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کے عطا کردہ دین کی حکمت سکھاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ بالا چاروں وظائف قرآن کے ذریعے ادا کیے۔ تلاوتِ آیات سے لوگوں کو متوجہ کیا، جو متوجہ ہوئے ان کے دلوں میں قرآن اتار کر ان کا تزکیہ کیا۔ اب جب ان میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور فکرِ آخرت پیدا ہوئی تو انہیں اللہ کے احکامات سکھائے۔ بعد ازاں احکامات کی حکمت سکھا کر انہیں دین کے لیے ہر قربانی دینے کی خاطر ثابت قدم کر دیا۔ اس طریقہ کار سے وہ حزب اللہ تیار ہوئی جس نے آپ ﷺ کا ساتھ دے کر محض ۲۱ برس کے عرصہ میں دین حق کو غالب کر دیا۔ آج بھی ہمیں غلبہ دین حق کے لیے اسی طریقہ کار کو اختیار

کرنا ہو گا۔ اجتماعِ جمعہ اسی سلسلہ کا ایک تربیتی اجتماع ہے جس میں قرآن سنا کر لوگوں کی ذہنی و فکری تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بنفس نفیس اُمیین یعنی عربوں میں غلبہ دین کی جدوجہد کی۔ البتہ آپ ﷺ تمام آخرین یعنی غیر عربوں کی طرف بھی رسول ہیں۔ اب امت کو ان دونوں طبقات میں دین کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے جدوجہد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۵

یہودیوں کا توریت کے حقوق ادا کرنے سے گریز

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَةَ	مثال اُن لوگوں کی جن پر بوجھ ڈالا گیا تورات (کی ذمہ داری) کا
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا	پھر انہوں نے نہیں اٹھایا اسے
كَمَثَلِ الْجِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا	گدھے کی مثال کی طرح ہے جو اٹھائے ہوئے ہے کتابوں کا بوجھ
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ	بری ہے مثال اُن لوگوں کی جنہوں نے جھٹلایا اللہ کی آیات کو
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝	اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔

اللہ تعالیٰ نے یہود کو تورات عطا فرمائی اور اُن پر لازم کیا کہ وہ اُس کی تعلیمات پر عمل، اُس کے احکامات کے نفاذ اور تبلیغ کی ذمہ داریاں ادا کریں گے۔ یہود نے دنیا داری کو ترجیح دی اور تورات کے حوالے سے ذمہ داریوں کو پس پشت ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حقوق ادا نہ کرنے والے ظالم ہیں اور اُن کی مثال گدھے سے بھی بدتر ہے۔ بد قسمتی سے آج یہی جرم ہم مسلمانوں کا قرآن حکیم کے حوالے سے ہے۔ اللہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



تعالیٰ ہمیں اپنی کتاب پر صدقِ دل سے ایمان لانے، اُس کی روزانہ تلاوت کرنے، اُسے سمجھنے، اُس کے احکامات کو ہر سطح پر نافذ کرنے اور اُسے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶ تا ۸

#### بگڑی ہوئی امت کی خوش کن خواہشات

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا	اے نبی! فرمائیے اے وہ لوگو جو یہودی ہوئے!
إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ	تو تمنا کرو موت کی
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ①	اگر تم سچے ہو
وَلَا يَتَمَنَّوْنَ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ	اور وہ تمنا نہ کریں گے اس کی کبھی بھی اُن (بد اعمالیوں) کی وجہ سے جو آگے بھیجی ہیں اُن کے ہاتھوں نے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ②	اور اللہ خوب جاننے والا ہے ظالموں کو۔
قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ	فرمائیے بے شک وہ موت تم بھاگتے ہو جس سے
فَأِنَّهُ مُلْقِيكُمْ	سو بے شک وہ ملنے والی ہے تم سے
ثُمَّ تَرْدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	پھر تم لوٹائے جاؤ گے چھپی اور ظاہری باتیں جاننے والے کی طرف
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ③	پھر وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

جو امت اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کرے، وہ آخرت میں اپنے اس جرم کی سزا سے بچنے کے لیے خوش کن خواہشات کا سہارا لیتی ہے۔ یہودی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لاڈلے اور محبوب ہیں۔ وہ ہمیں ہر گز عذاب نہیں دے گا۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں انہیں گریبان میں جھانکنے کی دعوت دی گئی۔ کہا گیا کہ اگر تم اللہ کے اتنے ہی چہیتے ہو تو دنیا میں طویل زندگی کے خواہش مند کیوں ہو؟ موت کی آرزو کرو تا کہ جلد اپنے محبوب حقیقی سے جا ملو۔ آگاہ کیا گیا کہ یہودی موت کی آرزو کبھی نہیں کریں گے۔ وہ اندر سے جانتے ہیں کہ انہیں موت کے وقت اور بعد میں اپنے جرائم کی سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ وہ یہ جان لیں کہ موت سے کتنا ہی دور رہنا چاہیں، وہ اپنے وقت پر آکر رہے گی۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہوں گے جو ان کے ظاہری و پوشیدہ اعمال سے واقف ہے۔ پھر لازماً انہیں اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہوگی اور اپنے کیے کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ آج امت مسلمہ کے ذہن میں بھی کافروں کے مقابلہ میں برتر ہونے کا ایک احساس ہے۔ کاش ہم دنیا میں اپنی ذلت و رسوائی پر غور کر کے اس حقیقت کو جان لیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہے۔ آج ہم بھی یہود کی طرح و ہن کی بیماری کا شکار ہیں۔ ہمیں دنیا کی زندگی عزیز اور موت کا خوف ہے۔ دوسری قومیں ہمیں برباد کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

يُوشِكُ الْأَمَمُ أَنْ تُدَاعِيَ عَلَيْكُمْ كَمَا تُدَاعِيَ الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قَلِيلٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غِنَاؤُكُمْ غَفَاؤُ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْهَبَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

"اندیشہ ہے کہ دیگر اقوام تمہارے خلاف (اقدام کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے ایک کھلانے والی اپنے دستر خوان کی طرف بلاتی ہے۔" پوچھا ایک پوچھنے والے نے "کیا اُس روز ہم تعداد میں کم ہوں گے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "بلکہ تم اُس روز بڑی تعداد میں ہو گے لیکن تم اُس جھاگ کی مانند ہو گے جیسا جھاگ سیلاب کے پانی پر آجاتا ہے۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں و ہن پیدا کر دے گا۔" پوچھا ایک پوچھنے والے نے "اے اللہ کے رسول ﷺ و ہن کیا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "دنیا سے محبت اور موت سے نفرت"۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دینے اور اس کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۹ تا ۱۰

جمعہ کی پہلی اذان کے بعد کاروبار کرنے کی ممانعت

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن	إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
توتیزی سے جاؤ اللہ کے ذکر کی طرف	فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ
اور چھوڑ دو تجارت کو	وَذُرُوا الْبَيْعَ
یہ بہتر ہے تمہارے لیے اگر تم جانتے ہو۔	ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ①
اور جب پوری کر لی جائے نماز	فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ
تو پھیل جاؤ زمین میں	فَانْتَشَرُوا فِي الْأَرْضِ
اور تلاش کرو اللہ کے فضل میں سے	وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ
اور ذکر کرو اللہ کا کثرت سے	وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا
تاکہ تم فلاح پاؤ۔	لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ②

ان آیات میں حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن جب اجتماع جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو ہر قسم کا کاروبار روک دو اور تیزی کے ساتھ ذکر سننے کے لیے جامع مسجد کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ ذکر سے مراد وہ تعلیمات قرآن ہیں جن کی نماز سے پہلے خطبہ جمعہ میں یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ جید علماء کا فتویٰ ہے کہ جمعہ کے روز پہلی اذان سے لے کر نماز جمعہ کے اختتام تک کاروبار کرنا حرام ہے۔ البتہ نماز

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

جمعہ کے بعد کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پورے اہتمام اور مسنون آداب کے ساتھ اجتماعِ جمعہ میں شرکت اور خطبہ میں دی جانے والی ہدایات قرآنی سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۱۱

اللہ تعالیٰ کے انعامات تجارت اور کھیل تماشہ سے بہتر ہیں

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا	اور جب انہوں نے دیکھی کوئی تجارت یا تماشہ
انْفَضُّوا إِلَيْهَا	وہ اٹھ کر چل پڑے اُس کی طرف
وَتَرَكُوا قِابِلًا	اور اے نبی! انہوں نے چھوڑ دیا آپ کو کھڑا ہوا
قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهِو وَمِنَ التِّجَارَةِ	فرمائیے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تماشے سے اور تجارت سے
وَاللَّهُ خَيْرُ الرِّزْقِينَ ۝۱۱	اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

ابتداء میں عیدین کی طرح نمازِ جمعہ پہلے ادا کی جاتی تھی اور خطبہ بعد میں دیا جاتا تھا۔ ایک موقع پر کچھ لوگ نماز ادا کر کے فارغ ہوئے تو عین اُس وقت ایک تجارتی قافلہ کی مدینہ میں آمد کا اعلان ہوا۔ انہوں نے سوچا کہ نماز تو پڑھ لی ہے، اب خطبہ سننا فرض نہیں لہذا وہ تجارتی قافلہ کی طرف چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر متوجہ فرمایا کہ خطبہ جمعہ کی اہمیت بھی وہی ہے جو نماز کی ہے۔ پورے آداب کے ساتھ خطبہ سننے کے جو انعامات عطا ہوں گے وہ تجارت اور دنیا کے کھیل تماشوں سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان انعامات کے حصول کے لیے خصوصی اہتمام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ منافقون

## منافقت کی حقیقت کا بیان

اس سورۃ مبارکہ میں مرضِ نفاق کی حقیقت، اس کا سبب، حفاظتی تدبیر، مدارج (stages)، ہلاکت خیزی اور علاج کو واضح کیا گیا ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ مرضِ نفاق کی حقیقت اور مدارج
- آیت ۶ مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی
- آیات ۷ تا ۸ مرضِ نفاق کی شدت
- آیت ۹ مرضِ نفاق کا سبب اور حفاظتی تدبیر
- آیات ۱۰ تا ۱۱ مرضِ نفاق کا علاج

## آیات ۱ تا ۵

## مرضِ نفاق کی حقیقت اور مدارج

اِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ	اے نبی! جب آئیں آپ کے پاس منافقین
قَالُوا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ	کہنے لگیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں
وَاللَّهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُولُهُ	اور اللہ جانتا ہے کہ بے شک آپ یقیناً اُس کے رسول ہیں
وَاللَّهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ ①	اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافقین یقیناً جھوٹے ہیں۔
اِتَّخَذُوا اٰيٰمَهُمْ جُنَّةً	انہوں نے بنا لیا ہے اپنی قسموں کو ڈھال

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ	پس اُنہوں نے روکا اللہ کی راہ سے
إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲﴾	بے شک وہ لوگ، برا ہے جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا	یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے تھے
ثُمَّ كَفَرُوا	پھر اُنہوں نے کفر کیا
فَطَبَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ	تو مہر کر دی گئی اُن کے دلوں پر
فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿۳﴾	سو وہ سمجھتے نہیں ہیں۔
وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ	جب آپ دیکھیں گے انہیں
تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ	بھلے لگیں گے آپ کو اُن کے جسم
وَإِنْ يَقُولُوا	اور اگر وہ بات کریں گے
تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ	آپ غور سے سنیں گے اُن کی بات
كَانَ لَهُمْ خُشْبٌ مُّسْنَدَةٌ	گویا وہ ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ	خیال کرتے ہیں ہر چیخ کو اپنے اوپر پڑنے والی
هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرُهُمْ	وہی دشمن ہیں پس آپ ہوشیار رہیں اُن سے
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ	خیال کرتے ہیں ہر چیخ کو اپنے اوپر پڑنے والی
هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرُهُمْ	وہی دشمن ہیں پس آپ ہوشیار رہیں اُن سے
قَاتِلْهُمْ اللَّهُ	ہلاک کرے انہیں اللہ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝۲	کہاں سے وہ بہکائے جاتے ہیں؟
وَ اِذَا قِیلَ لَهُمْ تَعَالَوْا	اور جب کہا جاتا ہے اُن سے آؤ
یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ	بخشش مانگیں تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ
لَوْ وَاَرَوْوْهُمْ	وہ جھٹکتے ہیں اپنے سر
وَ رَاٰیْتَهُمْ یَصْذُوْنَ	اور آپؐ دیکھتے ہیں انہیں کہ وہ رکتے ہیں
وَ هُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵	اور وہ تکبر کرنے والے ہوتے ہیں۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ منافقین ایمان لانے کے بعد باطنی طور پر کفر یعنی مرضِ نفاق میں مبتلا ہو گئے۔ مرضِ نفاق کی حقیقت ہے دنیا کی محبت۔ اس محبت کی وجہ سے انسان جان اور مال کے تحفظ کو اولین ترجیح دیتا ہے۔ دین کے تقاضوں کو ایک بوجھ سمجھتا ہے۔ جان کی محبت میں بزدل ہو جاتا ہے اور دین کے لیے اللہ کی راہ میں نکلنے اور قربانی دینے سے گریز کرتا ہے۔ مال کی محبت میں بخیل بن جاتا ہے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ پھر اس مرضِ نفاق کے چار مدارج ان آیات میں بیان ہوئے:

i۔ اپنے اخلاص کو ظاہر کرنے اور کوتاہیوں کا جواز پیش کرنے کے لیے جھوٹ بولنا

ii۔ جھوٹ میں وزن پیدا کرنے اور باز پرس سے بچنے کے لیے جھوٹی قسمیں کھانا

iii۔ اپنی کمزوریوں کو چھپانے کے لیے دوسروں کو بھی مال و جان کی قربانی دینے سے روکنا

iv۔ دین کے لیے قربانیاں دینے والوں سے دشمنی اور نفرت کرنا۔

منافقین کو سب سے زیادہ دشمنی اور نفرت نبی اکرم ﷺ سے تھی۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر لبیک نہ کہنے کی وجہ سے ہماری بزدلی اور دنیا داری بے نقاب ہوئی ہے۔ اگر آپ ﷺ دینی تقاضے واضح نہ کرتے تو ہمارا بھرم قائم رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں آکر اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنے کی دعوت کو بڑے تکبر اور حقارت سے رد

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

کردیتے تھے۔ افسوس! انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کیسا عظیم دورِ سعادت پایا لیکن ایمان لانے کے باوجود وقتی فوائد کی وجہ سے سعادتیں حاصل کرنے سے محروم رہے۔

## آیت ۶

## مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ	اے نبی! برابر ہے اُن پر
اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ	آیا آپ بخشش مانگیں اُن کے لیے
اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	یا آپ بخشش نہ مانگیں اُن کے لیے
كَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ	ہر گز نہیں بخشے گا اللہ انہیں
اِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ①	بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا فاسق لوگوں کو۔

مرضِ نفاق کی ہلاکت خیزی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقین کے حق میں کسی کی شفاعت اور دعا قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ اگر نبی اکرم ﷺ بھی اُن کے لیے دعائے استغفار کریں تب بھی منافقین کی بخشش نہیں کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ "اے اللہ! پاک فرمادے ہمارے دلوں کو نفاق سے"۔

## آیات ۷ تا ۸

## مرضِ نفاق کی شدت

هُمْ الَّذِيْنَ يَقُولُوْنَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ	منافقین وہی ہیں جو کہتے ہیں مت خرچ کرو اُن پر جو رسول اللہ کے پاس ہوتے ہیں
---	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



اللَّهُ	
حَتَّى يَنْقَضُوا	یہاں تک کہ وہ منتشر ہو جائیں
وَلِلَّهِ خَزَائِنُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ	حالانکہ اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے
وَلَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ ⑥	لیکن منافق سمجھتے نہیں ہیں۔
يَقُولُونَ لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ	کہتے ہیں یقیناً اگر ہم واپس گئے مدینہ
لِيُخْرِجَنَّا الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلَّ	ضرور نکال دے گا زیادہ عزت والا اُس میں سے نہایت ذلت والے کو
وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ	حالانکہ عزت تو ہے ہی اللہ اور اُس کے رسول اور
وَلَكِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ⑦	مومنوں کے لیے
	لیکن منافق جانتے نہیں ہیں۔

مرضِ نفاق کی شدت یہ ہے کہ حق کا آگے بڑھ کر ساتھ دینے والوں سے شدید دشمنی اور نفرت پیدا ہو جائے۔ منافقین کی اسی خباثت کا ذکر ان آیات میں ہے۔ پس منظر میں ایک واقعہ ہے۔ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر ایک انصاری اور مہاجر کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے بذاتِ خود جا کر جھگڑا ختم کر دیا۔ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کو ایک فتنہ اٹھانے کا موقع مل گیا۔ اُس نے انصاری صحابہ کے سامنے اپنے ناپاک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے مہاجرین کی مدینہ میں مالی امداد کی اور آج وہ ہم ہی سے لڑنے لگے۔ بہت ہو گیا اب ہم اُن کی کوئی مالی مدد نہیں کریں گے اور مدینہ جا کر ان گھٹیا (معاذ اللہ) لوگوں کو نکال دیں گے۔ ان آیات میں اللہ نے اُس ملعون منافق کو آگاہ کیا کہ آسمان و زمین کے خزانے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ مہاجرین کی امداد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ اسی طرح عزت والا اللہ ہے، اُس کے رسول ﷺ ہیں اور مخلص اہل ایمان ہیں۔ ذلت و رسوائی منافقین ہی کے حصہ میں آنے والی ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## آیت ۹

## منافقت کا سبب اور حفاظتی تدبیر

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
غافل نہ کر دیں تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے	لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
اور جس نے کیا ایسا	وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
تو وہی لوگ خسارے میں جانے والے ہیں۔	فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۙ

انسان کے دل میں منافقت کا مرض دنیا کی محبت کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ دنیا کی محبت کے سب سے نمایاں مظاہر مال اور اولاد کی محبتیں ہیں۔ اگر ان محبتوں کے زیر اثر انسان اتنا مشغول ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کے احکامات سے غافل ہو جائے تو یہی منافقت ہے۔ حفاظتی تدبیر ہے دوام ذکر الہی۔ انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ اور اُس کے احکامات کو یاد رکھتے ہوئے اپنا جائزہ لیتا رہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی تو نہیں آرہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ تدبیر اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۰ تا ۱۱

## منافقت کا علاج... انفاق

خرچ کرتے رہو اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے تمہیں	وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ
اس سے پہلے کہ آپہنچے تم میں سے کسی کو موت	مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
پھر وہ کہے کہ اے میرے رب! کیوں نہ مُلت دی مجھے ایک قریبی مدت تک	فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَاَصَّدَّقَ	تو میں صدقہ کرتا
وَ اَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ⑩	اور ہو جاتا نیک لوگوں میں سے۔
وَ لَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا	اور ہر گز مہلت نہیں دے گا اللہ کسی جان کو
اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا	جب آجائے اُس کا وقت
وَ اللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑪	اور اللہ خوب باخبر ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔

منافقت پیدا ہوتی ہے دنیا کی محبت کی وجہ سے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ دل سے دنیا کی محبت خارج کی جائے۔ دنیا کی محبت کا سب سے بڑا مظہر ہے مال کی محبت۔ لہذا منافقت کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی اُس کے دین کی تبلیغ و اقامت کے لیے اور دیگر خیر کے کاموں میں مال خرچ کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ انسان اس معاملہ میں تاخیر کرے اور اچانک موت کا فرشتہ سامنے آجائے۔ جب موت کا فرشتہ آجائے گا تو مرنے والا التجا کرے گا کہ اے اللہ! مجھے تھوڑی سی مہلت عطا فرما دے تاکہ میں نیک بن جاؤں اور تیری راہ میں مال لگا کر اسے اپنے لیے توشہ آخرت بنالوں۔ موت کا عالم طاری ہونے کے بعد ایسی التجا قبول نہ کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس محرومی سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہمیں نیکیوں کے حصول اور اپنی خوشنودی کے لیے مال خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ تغابن

## ایمان کی حقیقت کا بیان

اس سورۃ مبارکہ میں ایمان اور اُس کے انسان کی فکر اور کردار پر اثرات کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۲ تا ۴ ایمان باللہ
- آیات ۵ تا ۶ ایمان بالرسالت
- آیت ۷ ایمان بالآخرت
- آیات ۸ تا ۱۰ ایمان لانے کی دعوت
- آیات ۱۱ تا ۱۵ ایمان کے اثرات و ثمرات
- آیات ۱۶ تا ۱۸ ایمان لانے والوں کے لیے دعوتِ عمل

## آیات ۱ تا ۴

## ایمان باللہ

تسبیح کرتی ہے اللہ کی ہر وہ شے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے	يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اُسی کی بادشاہی ہے	لَهُ الْمُلْكُ
اور اُسی کے لیے ہے کل شکر	وَلَهُ الْحَمْدُ
اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔	وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①
وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہیں	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ	پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم سے کوئی مومن
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ①	اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ	اُس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو با مقصد
وَصَوَّرَكُمْ	اور اُس نے صورتیں بنائیں تمہاری
فَاحْسَنَ صُورَكُمْ	پھر حسن دیا تمہاری صورتوں کو
وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ②	اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ	اور جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ③	اور اللہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی بات کو۔

یہ آیات ایمان باللہ یعنی توحید باری تعالیٰ کے حسب ذیل پہلو بیان کر رہی ہیں:

i۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔

ii۔ کائنات کی ہر شے پر اُسی کی بادشاہت جاری و ساری ہے۔

iii۔ کائنات میں ہر طرف اُسی کی حمد و ثناء ہو رہی ہے۔

iv۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔

v۔ تمام انسانوں کو اُسی نے پیدا کیا لیکن کچھ مومن ہوئے اور کچھ کافر۔

vi۔ وہ مسلمانوں اور کافروں دونوں کے طرزِ عمل کو دیکھ رہا ہے۔

vii۔ اُس نے کائنات کی ہر شے کو با مقصد بنایا ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

viii۔ انسان کو اُس نے بہت ہی عمدہ ساخت میں پیدا کیا اور اُسے تمام مخلوقات پر فضیلت دی۔

ix۔ اُس نے دنیا انسانوں کے استفادہ کے لیے بنائی ہے اور انسانوں کو وہ آخرت میں جو ابد ہی کے لیے جمع فرمائے گا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: فَإِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ وَالْدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ (بیہقی)

"پس بے شک تم بنائے گئے ہو آخرت کے لیے اور دنیا بنائی گئی ہے تمہارے لیے۔"

x۔ کائنات کی ہر شے اُس کے علم میں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسان شعوری طور پر کیا ظاہر کرتا ہے اور کیا چھپاتا ہے۔ اُسے یہ بھی معلوم ہے کہ انسان کے تحت الشعور میں کیا ارادے ہیں اور ہر ارادے کے پیچھے کیا نیت ہے۔

### آیات ۶۵ تا ۶۴

سابقہ قومیں رسولوں پر ایمان کیوں نہ لائیں؟

کیا نہیں آئی تمہارے پاس خبر اُن لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا اس سے پہلے	أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُوءُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ
تو اُنہوں نے چکھی سزا اپنے کام کی	فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِ هُمْ
اور اُن کے لیے درد ناک عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝
یہ اس لیے کہ آئے تھے اُن کے پاس اُن کے رسول واضح نشانیوں کے ساتھ	ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
تو اُنہوں نے کہا کیا انسان ہدایت دیں گے ہمیں؟	فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا
پس اُنہوں نے انکار کیا اور رُخ پھیر لیا	كَفَرُوا وَتَوَلَّوْا
اور بے نیازی کی اللہ نے	وَاسْتَعْنَى اللَّهُ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ①

اور اللہ بے نیاز ہر تعریف کے لائق ہے۔

ان آیات میں سابقہ قوموں کی داستانوں کی طرف اشارہ ہے جن پر دنیا میں عذاب آئے اور آخرت میں بڑا عذاب اُن پر آنے والا ہے۔ اُن کے پاس اُن کے رسول واضح تعلیمات کے ساتھ آئے تھے۔ اُنہوں نے اعتراض کیا کہ رسول انسان ہیں اور ایک انسان کیسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر ہمیں ہدایت دے سکتا ہے؟ دوسری طرف انسانوں ہی کے کہنے پر لکڑی اور پتھر کے بتوں یا دیگر مخلوقات کو معبود مان لیا۔ جب اُنہوں نے رسولوں کی دعوت سے رخ پھیر لیا تو اللہ نے بھی اُن کی طرف سے اپنی رحمت کا رخ موڑ دیا اور اُنہیں حق کو جھٹلانے کی عبرتناک سزا دی۔ ہر دور میں انسان بشریت اور رسالت کو ایک ساتھ قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتا۔ جنہوں نے بحیثیت بشر دیکھا اُنہوں نے رسول نہیں مانا اور بعد میں آنے والوں نے اگر رسول مان لیا تو پھر اُن کی بشریت کا انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر طرح کی گمراہی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۷

قیامت ضرور آئے گی

زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا	سمجھ لیا ہے اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے
قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي	اے نبی! فرمائیے کیوں نہیں! قسم ہے میرے رب کی
لَتُبْعَثُنَّ	تم ضرور اٹھائے جاؤ گے
ثُمَّ لَتُنَبَّيَنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ	پھر ضرور تمہیں بتایا جائے گا جو بھی تم نے کیا
وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ①	اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے رب کی قسم کھا کر اعلان کر دیں کہ تمام انسانوں کو ضرور روزِ قیامت زندہ کیا جائے گا اور اُن میں سے ہر ایک کو بتا دیا جائے گا کہ اُس نے دنیا میں کیا کچھ کیا ہے؟ جس خالق نے پہلی بار اتنی بڑی کائنات اور بے شمار مخلوقات بنائی ہیں اُس کے لیے انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنا اور اُن سے حساب لینا بالکل بھی مشکل نہیں۔ کافروں کے لیے نبی اکرم ﷺ کا قسم کھا کر ایک حقیقت بیان کرنا حجت تھا کیونکہ وہ آپ ﷺ کو الصادق تسلیم کرتے تھے۔ ایک سچے انسان کا قسم کھا کر کوئی حقیقت بیان کرنا دلیلِ خطابی کہلاتا ہے۔

### آیات ۸ تا ۱۰

#### ہار اور جیت کا اصل دن

فَأْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ	سو ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول پر
وَالنُّورِ الَّذِي أُنْزِلَنَا	اور اُس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۸	اور اللہ اُس سے جو تم کر رہے ہو خوب باخبر ہے۔
يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ	جس دن اللہ جمع کرے گا تمہیں جمع کرنے کے دن کے لیے
ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ	وہی ہار جیت کا دن ہے
وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ	اور جو ایمان لایا اللہ پر
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	اور اُس نے عمل کیا اچھا
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ	اللہ دور کر دے گا اُس سے اُس کی برائیاں
وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	اور داخل کرے گا اُسے ایسے باغات میں بہتی ہیں جن



کے نیچے سے نہریں	
وہ رہنے والے ہیں اُن میں ہمیشہ ہمیش	خُلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
یہی بہت شاندار کامیابی ہے۔	ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ⑨
اور جن لوگوں نے کفر کیا	وَالَّذِينَ كَفَرُوا
اور جھٹلایا ہماری آیات کو	وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وہی آگ والے ہیں	أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں	خُلِدِينَ فِيهَا
اور وہ بہت بری ہے لوٹنے کی جگہ۔	وَبُئْسَ الْمَصِيرُ ⑩

ان آیات میں تمام انسانوں کو دعوت دی گئی کہ وہ اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور نورِ ہدایت یعنی قرآن حکیم پر ایمان لائیں۔ اس حقیقت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ دنیا کی کامیابی بھی عارضی ہے اور یہاں کی ناکامی بھی وقتی۔ زیادتی اور ظلم کرنے والا بظاہر دنیا میں نفع میں رہا لیکن جب روزِ قیامت اُس کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی یا مظلوم کے گناہ اُس کے کھاتے میں ڈالے جائیں گے تو وہ ظالم ابدی خسارے میں چلا جائے گا۔ گویا ہار اور جیت اور نفع و نقصان کا اصل دن روزِ قیامت ہے۔ ایمان لا کر اچھے عمل کرنے والے اُس روز کامیاب ہوں گے اور ہمیشہ ہمیش کی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ اس کے برعکس ایمان نہ لانے والے اُس روز ناکام قرار پائیں گے اور ابدی جہنم کی سزا کا سامنا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی اور دائمی کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۱ تا ۱۳

### ایمان کے فکر و عمل پر اثرات

مَّا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ	نہیں پہنچتی کوئی مصیبت مگر اللہ کے اذن سے
--	---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ	اور جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر
يَهْدِ قَلْبَهُ	وہ ہدایت دیتا ہے اُس کے دل کو
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۱۱	اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔
وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ	اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی
فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ	پس اگر تم پھر گئے
فَأَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلْغُ الْمُبِينُ ۝۱۲	تو بے شک ہمارے رسول کے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہی ہے۔
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	اللہ، نہیں کوئی معبود سوائے اُس کے
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝۱۳	اور اللہ ہی پر پھر بھروسہ کرنا چاہیے مومنوں کو۔

جس خوش نصیب انسان کا دل نورِ ایمان سے منور ہو جائے اُس کے فکر اور طرزِ عمل میں ایمان کے حسب ذیل ثمرات ظاہر ہوتے ہیں :

i۔ اُس پر جو حالات بھی وارد ہوں، وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہے۔ کامیابی پر اترتا نہیں اور ناکامی پر واویلا و فریاد نہیں کرتا۔ حدیث مبارکہ ہے: عَجَبًا لِّأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءٌ سَرَّاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ (مسلم)

" مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اُس کے ہر معاملے میں خیر ہے اور یہ چیز مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں، اگر اُسے نعمت ملے وہ شکر کرتا ہے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے اور اگر اُسے تکلیف پہنچے وہ صبر کرتا ہے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے۔"

ii۔ اُس کے وجود سے صادر ہونے والے اعمال اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

iii۔ اُس کا بھروسہ اپنی تدبیروں اور محنت پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت پر ہوتا ہے۔

### آیات ۱۴ تا ۱۵

#### بندہ مومن کا رشتہ داروں اور مال سے تعلق

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدَاؤَ لَكُمْ	بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ دشمن ہیں تمہارے
فَا حْذَرُوهُمْ	سو اُن سے ہوشیار رہو
وَإِنْ تَعَفَوْا	اور اگر تم معاف کرو
وَتَصَفَحُوا	اور صرف نظر کرو
وَتَغْفِرُوا	اور بخشتے رہو
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۴﴾	تو اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ	بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو محض آزمائش ہیں
وَاللَّهُ عِنْدَآ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۵﴾	اور اللہ، اُسی کے پاس ہے شاندار بدلہ۔

بندہ مومن جانتا ہے کہ بیوی اور اولاد کی محبت اُس کے لیے مزین کر دی گئی ہے اور بڑی نزاکت کی حامل ہے۔ یہ محبت اگر حد سے بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تک لے جاتی ہے۔ لہذا وہ بیوی اور اولاد کے تعلق سے انتہائی محتاط ہوتا ہے۔ خود کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچاتا ہے اور بیوی اور اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اِس کے لیے وہ سخت رویہ اختیار نہیں کرتا بلکہ عفو و درگزر کے ذریعہ اُن کی دینی تربیت کے لیے ایک خوشگوار ماحول پیدا کرتا ہے۔ اِسی طرح وہ مال اور اولاد کو

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

سرمایہ نہیں بلکہ ایک ایسی امانت سمجھتا ہے جس کے بارے میں اُسے اللہ تعالیٰ کے ہاں جوابدہی کرنی ہے۔ ان کی خاطر ایسا کام نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے۔ وہ جانتا ہے کہ اعتماد مال اور اولاد پر نہیں اللہ تعالیٰ پر کرنا چاہیے۔ اُس کے در سے انسان کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ مال کسی بھی وقت ہاتھ سے جاسکتا ہے اور اولاد بھی بے وفائی کر سکتی ہے۔

### آیات ۱۶ تا ۱۸

### دعوتِ عمل

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ	تو بچو اللہ کی نافرمانی سے جہاں تک تم ایسا کر سکو
وَأَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا	اور سنو اور اطاعت کرو
وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ	اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، بہتر ہے تمہارے ہی لیے
وَمَنْ يُؤَقِّ شَخَّ نَفْسِهِ	اور جو کوئی بچالیا گیا اپنے جی کی لالچ سے
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾	تو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔
إِنْ تَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا	اور اگر تم قرض دو گے اللہ کو اچھا قرض
يُضْعِفُهُ لَكُمْ	وہ بڑھائے گا اُسے تمہارے لیے
وَيَغْفِرَ لَكُمْ	اور بخش دے گا تمہارے لیے
وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٧﴾	اور اللہ بڑا قدر دان، بڑے تحمل والا ہے۔
عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾	جاننے والا ہے ہر چھپی اور ظاہر چیز کا، زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔

ان آیات میں اہل ایمان کو عمل کے حوالے سے مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں :

i۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے امکانی حد تک بچو۔

ii۔ صاحب امر کے ہر ایسے حکم کو سنو اور مانو جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔

iii۔ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے بھلائی کے کاموں میں مال خرچ کرو۔

iv۔ نفس کی ہر کمزوری اور خواہش سے بچنے کی کوشش کرو۔ ایسا کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

v۔ اللہ کے دین کی تبلیغ اور غلبہ کے لیے مال خرچ کرو۔ یہ مال اللہ تعالیٰ کے ذمہ قرض ہے جو وہ تمہیں بڑھا چڑھا کر لوٹائے گا اور

تمہارے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورۃ طلاق

طلاق کے حوالے سے ہدایات کا بیان

اس سورۃ مبارکہ میں طلاق کے حوالے سے کئی ہدایات بیان کی گئی ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۵ تا ۵
  - آیات ۶ تا ۷
  - آیات ۸ تا ۱۰
  - آیت ۱۱
  - آیت ۱۲
- عدت کے حوالے سے ہدایات  
عدت کے دوران حسن سلوک کی تعلیم  
نافرمانوں کا بدترین انجام  
فرمانبرداروں کے لیے بہترین انعام  
اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت

## آیات ۱ تا ۳

عدت شوہر کے گھر میں پوری کی جائے

اے نبی! جب تم لوگ طلاق دو بیویوں کو	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ
تو طلاق دو انہیں ان کی عدت کے لیے	فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ
اور شمار کرو عدت کو	وَاحْصُوا الْعِدَّةَ
اور بچو اللہ کی نافرمانی سے جو تمہارا رب ہے	وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ
نہ نکالو انہیں ان کے گھروں سے	لَا تَخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ
اور نہ ہی وہ نکلیں	وَلَا يَخْرُجْنَ

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ	سوائے اس کے کہ وہ ارتکاب کریں کھلی بے حیائی کا
وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ	اور یہ اللہ کی حدیں ہیں
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ	اور جس نے تجاوز کیا اللہ کی حدود سے
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ	تو یقیناً اُس نے ظلم کیا اپنے آپ پر
لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۝	تم نہیں جانتے شاید اللہ پیدا کر دے اس کے بعد کوئی نئی بات۔
فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ	پھر جب وہ پہنچنے کو آئیں اپنی عدت کو
فَأَمْسِكُوهُنَّ بِعُرُوفٍ	تو روک لو انہیں بھلائی کے ساتھ
أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِعُرُوفٍ	یا جدا کر دو بھلائی کے ساتھ
وَ أَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِّنكُمْ	اور گواہ بنا لو دو معتبر آدمیوں کو اپنے میں سے
وَ أَقْبِمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ	اور قائم کرو گواہی اللہ کے لیے
ذَلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ	یہ حکم ہے نصیحت کی جاتی ہے اس کی اُسے جو ایمان رکھتا ہے اللہ اور آخرت کے دن پر
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ	اور جو بچے گا اللہ کی نافرمانی سے
يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝	وہ بنا دے گا اُس کے لیے (مشکل سے) نکلنے کا راستہ۔
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ	اور وہ رزق دے گا اُسے وہاں سے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ	اور جو بھروسہ کرے گا اللہ پر تو وہ کافی ہے اُس کے لیے
إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِهِ	بے شک اللہ پورا کر لیتا ہے اپنا کام
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝	یقیناً مقرر کیا ہے اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ۔

ان آیات میں حکم دیا گیا کہ طلاق دینے کے بعد عدت کی مدت کو پورا کیا جائے اور اس دوران طلاق یافتہ خاتون شوہر کے گھر میں قیام کرے۔ نہ وہ خود نکلے اور نہ اُسے نکالا جائے۔ ہاں اگر کوئی خاتون کھلی بے حیائی کی مرتکب ہو اور اُس سے گھر کا ماحول خراب ہو تو پھر اُسے نکالا جاسکتا ہے۔ عدت شوہر کے گھر میں گزارنے کی حکمت یہ ہے کہ بیوی سامنے ہو تو شاید شوہر کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ رجوع کر لے یا بیوی کسی طرح اُسے رجوع کی طرف مائل کر لے۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ ایک یا دو طلاقیں دی جائیں تاکہ عدت کے دوران رجوع کا امکان رہے۔ عدت کی مدت پوری ہونے کو آئے تو اب فیصلہ کر لیا جائے کہ آیا رجوع کرنا ہے یا علیحدگی اختیار کرنی ہے۔ اگر رجوع کا ارادہ ہو تو مناسب یہ ہے کہ دو گواہوں کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا جائے۔ گھر کے جملہ معاملات کی اصل روح تقویٰ یعنی خدا خونی اور آخرت میں جو ابد ہی کا احساس ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے مشکلات میں آسانی کی راہ نکال دیتا ہے۔ اُسے وہاں سے رزق اور نعمتیں دیتا ہے جہاں سے گمان تک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کر سکتا ہے لہذا ہمیں اُسی پر توکل و بھروسہ کرنا چاہیے۔

### آیات ۴ تا ۵

### عدت کی مدت

وَالَّذِي يَسْنَنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ	اور وہ جو ناامید ہو چکی ہوں حیض سے تمہاری عورتوں میں سے
إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ	اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین ماہ ہے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



وَالَّذِي لَمْ يَحْضَنْ	اور اُن کی بھی جنہیں حیض نہیں آیا
وَأُولَاتِ الْأَحْصَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ	اور جو حمل والیاں ہیں اُن کی عدت یہ ہے کہ وہ وضع کر دیں اپنا حمل
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ	اور جو بچے گا اللہ کی نافرمانی سے
يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝	وہ پیدا کر دے گا اُس کے لیے اُس کے کام میں آسانی۔
ذَلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ	یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے نازل کیا ہے تمہاری طرف
وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ	اور جو بچے گا اللہ کی نافرمانی سے
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ	وہ دور کر دے گا اُس سے اُس کی برائیاں
وَيُعْظِمَ لَهُ أَجْرًا ۝	اور بڑا کر دے گا اُس کے لیے اجر۔

طلاق یافتہ خاتون کی عدت تین ایام ماہواری ہے۔ البتہ جن خواتین کا یہ سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا ہو یا ختم ہو چکا ہو، اُن کی عدت تین قمری ماہ ہے۔ حاملہ خاتون کی عدت بچہ کی پیدائش تک ہے۔ جو لوگ ان معاملات میں تقویٰ کی روش اختیار کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کے لیے آسانیاں پیدا فرمادے گا، اُن کی خطائیں معاف فرمادے گا اور انہیں شاندار اجر سے نوازے گا۔

### آیات ۶ تا ۷

### عدت کے دوران حسن سلوک

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ	(دورانِ عدت) رہائش دو مطلقہ عورت کو وہاں جہاں تم رہتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق
---------------------------------------	--

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تَضَارُّوهُنَّ لَتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ	اور تکلیف نہ دو انہیں کہ تم تنگ کرو انہیں
وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَبْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ	اور اگر وہ حمل والی ہوں تو خرچ کرو ان پر
حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ	یہاں تک کہ وہ وضع کر دیں اپنا حمل
فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ	پھر اگر وہ دودھ پلائیں (بچے کو) تمہارے لیے
فَأْتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ	تو دو انہیں ان کا معاوضہ
وَأْتِمِرُوا بَيْنَكُمْ بِعُرُوفٍ	اور مشورہ کرو آپس میں اچھے طریقے سے
وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمُ	اور اگر تم باہم دشواری محسوس کرو
فَسَرِّضْ لَهَا الْآخِرَى ①	تو دودھ پلائے گی اُسے کوئی دوسری عورت۔
لِيُنْفِقَ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ	چاہیے کہ خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت میں سے
وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ	اور وہ کہ تنگ کر دیا گیا ہے جس پر اُس کا رزق
فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ	تو چاہیے کہ وہ خرچ کرے اُس میں سے جو دیا ہے اُسے اللہ نے
لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَّا آتَاهُ	ذمہ داری نہیں ڈالتا اللہ کسی بھی جان پر مگر اُسی قدر جتنا اُس نے دیا ہے اُسے
سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ②	جلد ہی اللہ پیدا فرمادے گا دشواری کے بعد آسانی۔

یہ آیات شوہر کو ہدایت دے رہی ہیں کہ وہ عدت کے دوران مطلقہ خاتون کی تمام مالی ضروریات پوری کرے اور اُسے رہائش کے حوالے سے وہی سہولیات دے جن سے خود استفادہ کر رہا ہے۔ اُسے ذہنی و جسمانی تکلیف نہ دے۔ وہ حاملہ ہو تو بچہ کی پیدائش تک

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اُس کے تمام اخراجات برداشت کرے۔ اگر وہ بچہ کو دودھ پلانے پر راضی ہو تو اُسے مناسب معاوضہ دے۔ اگر خاتون بچہ کو دودھ پلانے پر راضی نہ ہو یا اس حوالے سے کوئی اور مشکل ہو تو باہم مشاورت سے کسی اور خاتون کی خدمات لی جاسکتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے شوہر پر پابندی اپنی مالی حیثیت کے مطابق ہے۔ جیسی مالی حیثیت ہو ویسی ہی سہولیات مطلقہ خاتون کو فراہم کی جائیں۔

### آیات ۸ تا ۱۰

#### نافرمانوں کا برا انجام

وَكَايْنٍ مِّنْ قَرْيَةٍ	اور کتنی ہی بستیاں ہیں
عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ	جنہوں نے سرکشی کی اپنے رب اور اُس کے رسولوں کے حکم سے
فَحَاسَبُنَهَا حِسَابًا شَدِيدًا	تو ہم نے اُن سے حساب لیا سخت حساب
وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا ثَكْرًا ۝۸	اور عذاب دیا انہیں بہت ہی برا عذاب۔
فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا	تو انہوں نے چکھ لی اپنے کام کی سزا
وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹	اور اُن کے کام کا انجام خسارہ تھا۔
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا	تیار کیا ہے اللہ نے اُن کے لیے سخت عذاب
فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ	سو بچو اللہ کی نافرمانی سے اے عقل مندو
الَّذِينَ آمَنُوا	جو ایمان لائے ہو!
قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰	یقیناً نازل کر دی ہے اللہ نے تمہاری طرف ایک نصیحت۔

ماضی میں جن قوموں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کی، اُس نے اُن کی شدید پکڑ کی اور آخرت میں بھی اُنہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچا جائے۔ خاص طور پر نکاح اور طلاق اور خاندانی معاملات (جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تفصیلی ہدایات دی ہیں) میں اُس کی اطاعت کا خاص خیال رکھا جائے۔ ہم اہل پاکستان کی اس حوالے سے بہت بڑی محرومی ہے۔ پاکستان کے قیام سے پہلے ہمارے عائلی قوانین شریعت کے مطابق تھے۔ ہندوستان میں آج بھی ایسا ہی ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان میں ۱۹۶۲ میں ان قوانین کو تبدیل کر کے غیر اسلامی بنا دیا گیا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کے عذابوں کا تسلسل اسی طرح کی نافرمانیوں کی سزا ہے۔

### آیت ۱۱

کیا صرف قرآن ہدایت کے لیے کافی ہے؟

رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ	یہ ایسے رسول ہیں جو تلاوت کرتے ہیں تم پر اللہ کی واضح بیان کرنے والی آیات
لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	تاکہ وہ نکالیں اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے عمل کیے اچھے
مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ	اندھیروں سے روشنی کی طرف
وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ	اور جو ایمان لایا اللہ پر
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	اور اُس نے عمل کیا اچھا
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	اللہ داخل کرے گا اُسے ایسے باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا	وہ رہنے والے ہیں اُن میں ہمیشہ ہمیش

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۝۱۱

یقیناً خوب دیا ہے اللہ نے اُسے رزق۔

یہ آیت واضح کر رہی ہے کہ ذکر یعنی نصیحت قرآن کی واضح آیات اور رسول اللہ ﷺ کی عملی مثال کا مجموعہ ہے۔ ہم قرآن کی ہدایت و نصیحت کو سمجھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور سنت کے محتاج ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے قرآن کی واضح آیات کے ذریعہ اہل ایمان کا تزکیہ کیا اور انہیں گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے نور تک پہنچا دیا۔ جن خوش نصیبوں کو یہ سعادت مل رہی ہے یعنی وہ قرآن و سنت سے یہ فیض حاصل کر رہے ہیں، وہی نیک بخت جنت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان سعید لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

## آیت ۱۲

## قرآن حکیم میں سات زمینوں کا ذکر

اللہ وہ ہے جس نے پیدا فرمائے سات آسمان	اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
اور زمین سے بھی اُن کی مانند	وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ
نازل فرماتا ہے حکم اُن کے درمیان	يَنْزِلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ
تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے	لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اور بے شک اللہ نے احاطہ کر رکھا ہے ہر چیز کا (اپنے) علم سے۔	وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝۱۲

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح سات آسمان بنائے ہیں، اسی طرح سات زمینیں بھی تخلیق فرمائی ہیں۔ ان سب کے لیے اُس نے ایک ضابطہ بنایا ہے۔ وہ ان سب کے لیے معاملات کی تدبیر فرماتا ہے اور ان معاملات کے بارے میں فیصلے نازل

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

فرماتا ہے۔ اِن حقائق سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بے مثال قدرت و اختیار رکھتا ہے اور اُس کا علم لامحدود و وسعتوں تک پھیلا ہوا ہے۔

سورہ ملک آیت ۳ کے مطابق سات آسمان تہہ بہ تہہ ہیں۔ اگر سات زمینیں بھی اِن کی مثل ہیں تو اس سے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ شاید ایک آسمان کی بیرونی سطح کسی دوسرے آسمان کے لیے زمین ہو جیسے کسی کثیر المنزلہ عمارت میں زیریں منزل کی چھت، بالائی منزل کا فرش ہوتی ہے۔ بقول اقبال

شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی

تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

## سورہ تحریم

## خاندانی زندگی کے بارے میں ہدایات

اس سورہ مبارکہ میں خاندانی زندگی کے حوالے سے شوہر، بیوی اور سربراہ خاندان کو ہدایات دی گئی ہیں۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۵ تا ۹ شوہر اور بیوی کے لیے ہدایات
- آیات ۹ تا ۱۲ سربراہ خاندان کی ذمہ داری
- آیات ۱۰ تا ۱۲ خواتین کے علیحدہ تشخص کا ذکر

## آیات ۲ تا ۴

## شوہر کے لیے ہدایت

اے نبی! کیوں حرام کرتے ہیں اُسے جو حلال کیا ہے اللہ نے آپ کے لیے	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ
چاہتے ہیں خوشنودی اپنی بیویوں کی؟	تَبْتَغِي مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ
اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ①
یقیناً اللہ نے طے کر دیا ہے تمہارے لیے کفارہ ادا کرنا تمہاری قسموں کا	قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ
اور اللہ تمہارا کارساز ہے	وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ
وہی سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ②

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ان آیات میں دورِ نبوی ﷺ کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے بعض ازواجِ مطہرات کی دلجوئی کے لیے ایک خاص قسم کے شہد کو استعمال نہ کرنے کی قسم کھالی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو متوجہ فرمایا کہ کیوں ازواج کو خوش کرنے کے لیے اللہ کی حلال کردہ ایک نعمت کو اپنے اوپر حرام کر رہے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ کی محبت میں امت بھی اس حلال نعمت کا استعمال ترک کر دے۔ آپ ﷺ کو اپنی قسم توڑ دینی چاہیے۔ قسم توڑنے کا کفارہ سورہ مائدہ آیت ۸۹ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

اس واقعہ سے شوہر کے لیے ایک خاص رہنمائی فراہم ہوتی ہے۔ وہ رہنمائی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کے لیے عورت کی محبت کو مزین فرمادیا ہے۔ ممکن ہے اس محبت سے مغلوب ہو کر کوئی شوہر اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے شریعت کے احکامات کا پاس نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے ذریعہ ہدایت دی کہ اُس کے احکامات کو ترجیح دو اور کوئی محبت اس ترجیح کو تبدیل نہ کرنے پائے۔

### آیات ۳ تا ۴

#### بیوی کے لیے ہدایت

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا	اور جب رازداری سے بتائی نبیؐ نے اپنی کسی زوجہ کو ایک بات
فَلَمَّا نَبَّاتِ بِهِ	پھر جب وہ ذکر کر بیٹھیں اُس کا (آگے)
وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ	اور اطلاع کر دی اُس کی اللہ نے نبیؐ کو
عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضُهُ	آپؐ نے بتا دیا اُس میں کچھ (زوجہ کو)
وَاعْرَضَ عَنْ بَعْضِ	اور اعراض کیا کچھ سے
فَلَمَّا نَبَّاهَا بِهِ	تو جب آپؐ نے ذکر کیا زوجہ سے اُس بات کا

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---



قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَذَا	پوچھا زوجہ نے کس نے بتائی آپ کو یہ بات؟
قَالَ نَبَاَنِی الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ①	آپ نے فرمایا بتایا ہے مجھے سب کچھ جاننے والے، خوب باخبر نے۔
إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ	اے نبی کی دونوں بیویو! اگر آپ دونوں توبہ کر لیں اللہ کی جناب میں
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا	تو یقیناً مائل ہو چکے ہیں آپ دونوں کے دل
وَإِنْ تَظْهَرَا عَلَيْهِ	اور اگر (بالفرض) آپ دونوں نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا اُن کے مقابلہ میں
فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ	تو بے شک اللہ خود اُن کا مددگار ہے
وَجِبْرِیلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ	اور جبرائیل اور تمام نیک مومن
وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِیْرٌ ①	اور تمام فرشتے بھی اس کے بعد مددگار ہیں (اُن کے)۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کو کوئی راز کی بات بتائی۔ اُنہوں نے وہ راز ایک دوسری زوجہ مطہرہ کو بتادیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے آپ ﷺ کو آگاہ کر دیا کہ آپ ﷺ کا راز افشا کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زوجہ سے جب اس کا شکوہ کیا تو اُنہوں نے ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر اُن زوجہ نے بھی ناراضگی ظاہر کی جنہیں پہلی زوجہ نے راز کی بات بتائی تھی۔ غالباً اُنہیں شکایت تھی کہ راز کی بات مجھے براہِ راست نبی ﷺ نے کیوں نہیں بتائی؟ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دونوں ازواجِ مطہرات کو اس روش پر توبہ کرنے کی تلقین کی۔ ساتھ ہی اُن پر واضح کیا کہ اگر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ناراضگی جاری رکھی تو جان لیں کہ آپ ﷺ تنہا نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کا مددگار اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر تمام فرشتے اور صحابہ کرام بھی آپ ﷺ کے ساتھی ہیں۔ دونوں ازواجِ مطہرات نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ توبہ کر کے اپنے رویہ کی آئندہ کے لیے اصلاح کر لی۔

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

اس واقعہ کے ذریعہ ہر خاتون کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے شوہر کے راز کی حفاظت کرے اور خاندان کے نظام کو ایک اچھے ماحول میں قائم رکھنے کے لیے شوہر کی اطاعت کرے۔ بیوی کی شوہر کے ساتھ محاذ آرائی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام خواتین کو ان ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۵ ازواج مطہرات کی تحسین

عَلَىٰ رَبِّهِ	اے ازواج مطہرات! ممکن ہے کہ نبی کا رب
إِنْ طَلَّقَكُنَّ	اگر وہ طلاق دے دیں آپ سب کو
أَنْ يُبَدِّلَ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُمْ	کہ بدل دے اُن کے لیے ازواج جو بہتر ہوں آپ سب سے
مُسْلِمَاتٍ	وہ ہوں فرمانبردار
مُؤْمِنَاتٍ	ایمان والیاں
قَانِتَاتٍ	اطاعت کرنے والیاں
تَّائِبَاتٍ	توبہ کرنے والیاں
عَصِيَاتٍ	بندگی کرنے والیاں
سَابِحَاتٍ	لذات دنیوی سے کنارہ کشی کرنے والیاں
ثَيِّبَاتٍ	شوہر آشنا

وَأَبْكَارًا ۝	اور کنواریاں۔
----------------	---------------

اس آیت میں وہ محاسن بیان کیے گئے ہیں جن کی حامل خاتون اس لائق ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ کا شرف حاصل کرے۔ یہ محاسن حسب ذیل ہیں :

i- اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکا دینا۔

ii- صدقِ دل سے تعلیماتِ اسلام پر ایمان لانا۔

iii- اللہ تعالیٰ کے سامنے حد درجہ عاجزی اختیار کرنا۔

iv- اللہ تعالیٰ سے مسلسل لو لگانا اور اپنی کوتاہیوں پر توبہ کرتے رہنا۔

v- ذوق و شوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا۔

vi- دنیا کی آسائشات اور سہولیات سے رغبت نہ رکھنا۔

ازواجِ مطہرات کی عظمت کا ثبوت ہے کہ وہ مذکورہ بالا تمام صفات سے تمام و کمال آراستہ اور مزین تھیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ رہنے کے اعزاز سے محروم ہو جاتیں۔

### آیات ۶ تا ۷

بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو آگ سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا	بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے
وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْجِبَارُ	جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں
عَلَيْهَا مَلَكَةٌ غُلَظٌ شِدَادٌ	مقرر ہیں اُس پر سخت دل، زبردست فرشتے

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی اُس میں جو وہ حکم دیتا ہے انہیں	لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ
اور کرتے وہی ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔	وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ①
اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا
عذر پیش نہ کرو آج کے دن	لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ
بے شک تم بدلہ میں دیے جاؤ گے وہی جو تم کیا کرتے تھے۔	إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ②

سربراہ خاندان کی ذمہ داری ہے کہ جہاں وہ اپنے خاندان کی مادی ضروریات پوری کرنے کا اہتمام کرے وہیں اُن کی اخلاقی و روحانی تربیت کر کے انہیں جہنم کی آگ سے بچانے کی بھی کوشش کرے۔ اس کے لیے سب سے پہلے خود عمل کر کے اپنی ذات کو ایک نمونہ بنائے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو اُن جرائم سے بچنے کی تلقین کرے جو جہنم کی آگ میں لے جانے والے ہیں۔ ان جرائم میں شرک، بدعت، حرام خوری کی مختلف صورتیں، جنسی بے راہ روی، بے پردگی و بے حیائی، جھوٹ، وعدہ خلافی، خیانت، عبادات کی ادائیگی سے غفلت، دینی ذمہ داریاں ادا کرنے سے گریز، حقوق العباد میں کوتاہی وغیرہ شامل ہیں۔ آخرت میں سربراہ خاندان سے اپنے گھر والوں کی تربیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے : اَلَا كُنْتُمْ رَاعٍ وَّكُنْتُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (بخاری، مسلم)

"جان لو! تم میں سے ہر اک نگران ہے اور ہر اک سے اُس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا۔"

ممکن ہے آج ہم محبت اور نرمی میں اولاد کو گناہوں کے اعتبار سے ڈھیل دے رہے ہوں لیکن ایسا کرنا اُن سے دشمنی ہے۔ اس طرح نرمی کر کے ہم اُن کے لیے جہنم کی راہ آسان کر رہے ہیں۔ وہ جہنم کہ جس پر ایسے فرشتے مامور ہیں جو انتہائی بے رحم اور طاقتور ہیں۔ جن بد نصیبوں نے خاندان کی تربیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پرواہ نہیں کی وہ عملی اعتبار سے کفر کے مرتکب

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

ہوئے۔ روزِ قیامت اُن کی کوئی معذرت قبول نہ کی جائے گی اور اُنہیں اپنے جرائم اور غفلت کا عذاب چکھنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیت ۸

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو سچی توبہ!

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! توبہ کرو اللہ کی جناب میں خالص توبہ	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا
امید ہے تمہارا رب کہ وہ دور کر دے تم سے تمہاری برائیاں	عَلَىٰ رَبِّكُمْ أَن يَكْفِرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
اور داخل کرے تمہیں اُن باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
جس دن رسوا نہیں کرے گا اللہ نبی کو	يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ
اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے نبی کے ساتھ	وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
اُن کا نور دوڑتا ہوگا اُن کے سامنے اور اُن کی دائیں طرف	نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! پورا فرمادے ہمارے لیے ہمارا نور	يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتِمِّمْ لَنَا نُورَنَا
اور بخش دے ہمیں	وَاعْفِرْ لَنَا
بے شک تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔	إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۸

اس آیت میں اہل ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گناہوں سے توبہ کریں، بالکل خالص توبہ۔ مولانا مودودی نے علامہ زمخشری کی تفسیر کشاف کے حوالے سے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے سیدنا علیؑ نے خالص توبہ کی حسب ذیل شرائط بیان کی ہیں:

i- جو کچھ ہو چکا ہے اس پر سچی ندامت ہو۔

ii- اپنے جن فرائض سے غفلت برتی ہو اُن کو ادا کیا جائے۔

iii- جس کا حق مارا ہو اُسے واپس کر دیا جائے۔

iv- جس کو تکلیف پہنچائی ہو اُس سے معافی مانگ لی جائے۔

v- آئندہ کے لیے عزم کر لیا جائے کہ وہ گناہ دوبارہ نہیں کیا جائے گا جس پر توبہ کی جا رہی ہے۔

vi- اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں گھلادیا جائے جس طرح اب تک اُسے نافرمانی کا خوگر بنائے رکھا تھا۔ اُسے اطاعت کی تلخی کا مزہ چکھایا جائے جس طرح اب تک اُسے نافرمانیوں کی حلاوت کا مزہ چکھایا جا رہا تھا۔

جو لوگ خالص توبہ کریں گے اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ معاف فرمادے گا۔ پل صراط کے تاریک مرحلہ میں اُنہیں وہ نور حاصل ہوگا جس کی مدد سے وہ جہنم سے بچ کر جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر وہ اُنہیں جنت کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

### آیت ۹

اہل باطل کے ساتھ سختی کرنے کی تلقین

منافقین و کفار کے خلاف جہاد کا حکم

اے نبی! جہاد کیجیے کافروں اور منافقوں سے	يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ
اور سختی کیجیے اُن پر	وَاعْلُظْ عَلَيْهِمْ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

وَمَا لَهُمْ جَهَنَّمَ	اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے
وَبُئْسَ الْبَصِيرُ ⑨	اور وہ بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے مزاج میں حد درجہ نرمی تھی۔ کافر اور خاص طور پر منافقین اس نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے تھے۔ آپ ﷺ پر طنز کرتے اور آپ ﷺ کے صبر و تحمل سے اور زیادہ جری ہوتے۔ مال و جان کی قربانی دینے سے گریز کے لیے جھوٹے بہانے بناتے۔ آپ ﷺ جب اُن کے بہانے قبول کر لیتے تو خود کو بڑا عقلمند اور آپ ﷺ کو معاذ اللہ فہم و فراست سے عاری قرار دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اے نبی ﷺ! اِن بد بختوں کے خلاف جہاد کیجیے اور اُن کے ساتھ سخت رویہ اختیار کیجیے۔ یہاں جہاد سے مراد یہ ہے کہ اُن کی منافقانہ روش سے چشم پوشی نہ برتی جائے۔ اُن کی پیدا کردہ گمراہیوں کا جواب دے کر حق کو واضح کیا جائے۔ اُن کی سازشوں کو بے نقاب کر کے کھلم کھلا اُن کی مذمت کی جائے تاکہ معاشرے میں اُن کے لیے عزت و احترام باقی نہ رہے۔ یہاں جہاد سے مراد جنگ نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے کبھی بھی منافقین کے خلاف کوئی جنگ نہیں کی۔

### آیات ۱۰ تا ۱۲

### خواتین کا علیحدہ تشخص

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَاتٍ مُّوْحٍ وَّ امْرَأَاتٍ لُّوطٍ	مثال بیان کی اللہ نے اُن لوگوں کے لیے جنہوں نے کفر کیا موح اور لوط کی بیویوں کی
كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ	وہ دونوں تھیں دو ایسے بندوں کے نکاح میں
مِّنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ	جو ہمارے نیک بندوں میں سے تھے
فَخَانَتَهُمَا	اُن دونوں عورتوں نے خیانت کی اُن دونوں بندوں کے ساتھ

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---

تو وہ دونوں بندے کام نہ آئے اُن دونوں عورتوں کے اللہ کے سامنے کچھ بھی	فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
اور کہہ دیا گیا تم دونوں عورتیں داخل ہو جاؤ آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ۔	وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝۱۰
اور مثال بیان کی اللہ نے اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لائے فرعون کی بیوی کی	وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَاتِ فِرْعَوْنَ
جب اُنہوں نے کہا اے میرے رب! بنادے میرے لیے اپنے پاس ایک گھر جنت میں	اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
اور بچالے مجھے فرعون اور اُس کے عمل سے	وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ
اور بچالے مجھے ظالم لوگوں سے۔	وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِيْنَ ۝۱۱
اور عمران کی بیٹی مریم (کی مثال) جنہوں نے حفاظت کی اپنی عصمت کی	وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
تو ہم نے پھونک دی اُن (کے وجود) میں اپنی طرف سے روح	فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
اور اُنہوں نے تصدیق کی اپنے رب کی باتوں اور اُس کی کتابوں کی	وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ
اور وہ تھیں اطاعت کرنے والوں میں سے۔	وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝۱۲



دنیا میں خاندان کا نظام خوشگوار ماحول میں قائم رکھنے کے لیے بیوی کو شوہر کے تابع کیا گیا ہے۔ البتہ روزِ قیامت بیوی شوہر کے تابع نہ ہوگی۔ وہ زیادہ خیر کے کام کر کے شوہر سے آگے نکل سکتی ہے۔ گویا اخلاقی لحاظ سے عورت کا علیحدہ تشخص ہے اور وہ اس کے اعتبار سے قیامت کے روز اپنے عمل کا بدلہ پائے گی۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے تین مثالیں دی گئیں :

i۔ بعض عورتیں بد اعمالیوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی اور اُن کے شوہر جنت میں جائیں گے۔ مثلاً سیدنا نوحؑ اور سیدنا لوطؑ جنتی ہیں جبکہ اُن دونوں کی بیویاں جہنمی۔

ii۔ کچھ خواتین اپنی نیکیوں کی بدولت جنت میں جائیں گی لیکن اُن کے شوہر جہنم میں ہوں گے۔ مثال کے طور پر فرعون بد بخت جہنم میں ہو گا اور اُس کی بیوی حضرت آسیہ سلام علیہا جنت میں ہوں گی۔

iii۔ خاتون اور اُس کا سرپرست دونوں جنت میں ہوں گے جیسے حضرت مریم سلام علیہا اور اُن کے سرپرست سیدنا زکریاؑ۔ ایسی صورت کہ بیوی اور شوہر دونوں اپنے اپنے نیک اعمال کے نتیجہ میں جنتی ہوں گے حضرت محمد ﷺ اور ازواجِ مطہرات کی ہے۔ اسی طرح وہ مثال کہ بیوی اور شوہر دونوں اپنے سیاہ اعمال کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے ابولہب اور اُس کی بیوی ام جمیل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو زیادہ سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

---

---

---

---

---

---

---

---

---

---